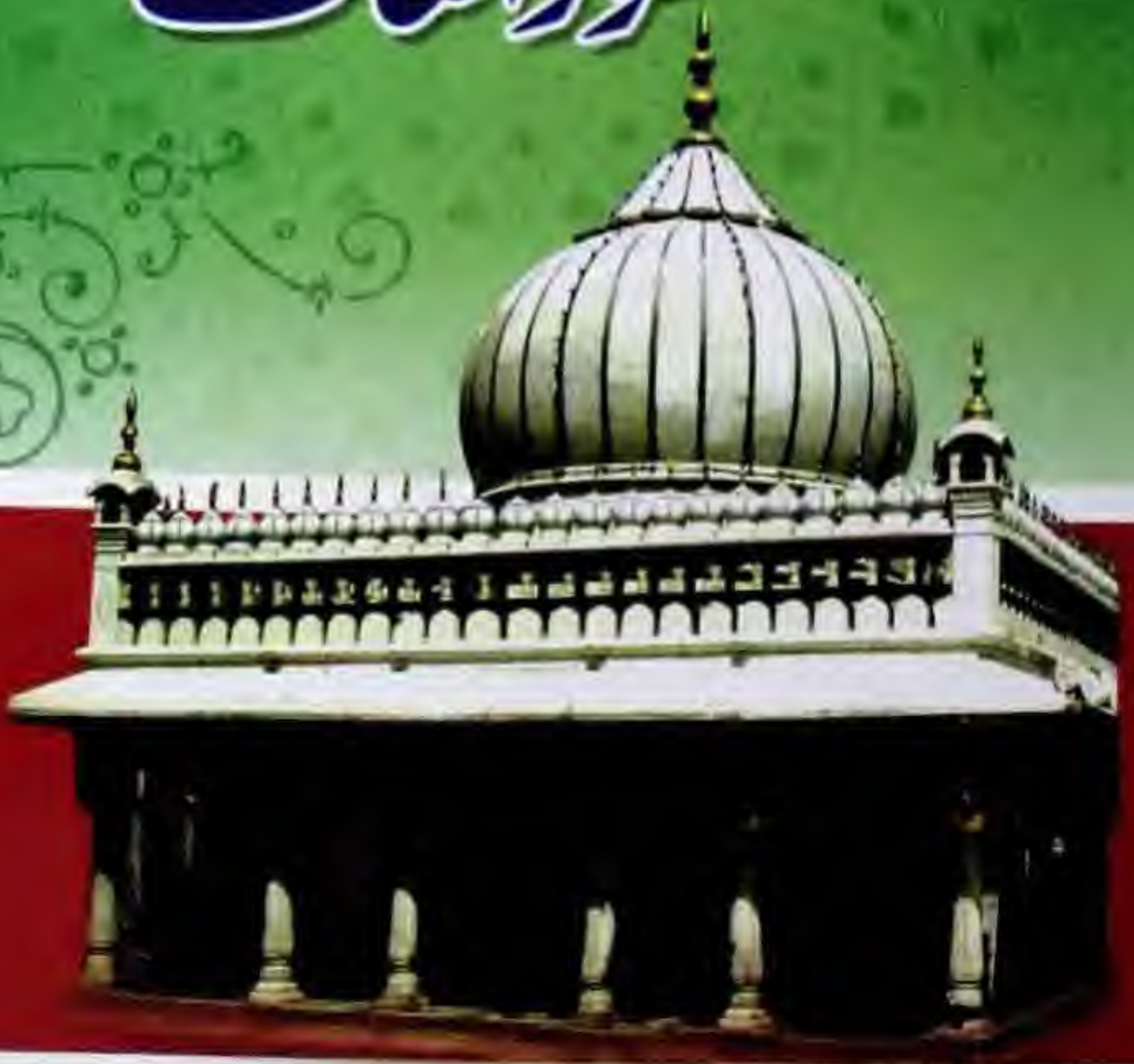


حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے سو واقعات



اکبر الیوم پبلشرز لاہور

مصنف:
علامہ محمد سعید قادری

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

کے سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

زمین پبلشرز، اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

ناشر
اکبر پبلشرز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے سو واقعات
مصنف:	علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز:	اکبر بک سیلرز
تعداد:	600
قیمت:	120/-

ملنے کا پتہ.....
اکبر بک سیلرز

Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

نیشنل پبلشرز، اردو بازار لاہور

انتساب:

گوہر معدن، ابوالفتح، قطب العالم
حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ
کے نام

ز قرآن پیش خود آئینہ آویز
 دگرگوں گشتہ! از خویش بگریز
 ترازوے بنہ کردار خود را
 قیامت ہائے پیش را بر انگیز

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حرفِ آغاز	11
۱۔	مولانا شادی مقبری رحمہ اللہ کی کرامت	13
۲۔	دستارِ فضیلت	14
۳۔	مولانا کمال الدین محدث رحمہ اللہ کا زہد	17
۴۔	تمام علماء پر بھاری رہے	19
۵۔	تم قاضی نہیں بنو گے	20
۶۔	اللہ کے مہمان	22
۷۔	والدہ کے وصال کا ناگہانی حادثہ	23
۸۔	محبت شیخ کی قسم	25
۹۔	یا پیر حاضر باش کہ مادرِ پناہ تو میر ویم	27
۱۰۔	دو بلند پایہ بزرگ	29
۱۱۔	حضرت پیر دستگیر شفیع وقت ماباش	30
۱۲۔	حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت	32
۱۳۔	اشتیاقِ پائے بوسِ عظیم غالب تھا	33

- ۱۴۔ ولایت ہند کے حقدار 35
- ۱۵۔ درویش کے لئے علم ظاہر کا حصول بھی لازم ہے 37
- ۱۶۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کا نظام 38
- ۱۷۔ قرض اور توکل 40
- ۱۸۔ صحبت کا اثر 43
- ۱۹۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی برکت 45
- ۲۰۔ تمام عمر کوئی مکان نہ خریدا 46
- ۲۱۔ مکان سے بے دخل کرنے کا انجام 47
- ۲۲۔ خواجہ محمد نعلین دوز رحمۃ اللہ علیہ کی ضیافت 49
- ۲۳۔ مردانِ غیب کی نصیحت 50
- ۲۴۔ صوم الدہر 53
- ۲۵۔ غیب سے رزق آنا 55
- ۲۶۔ خشک کھجوری 56
- ۲۷۔ ہنوز ہم کو بھوکا رہنا منظور ہے 57
- ۲۸۔ تم دین کے کام میں میرے مددگار ہو 58
- ۲۹۔ حالت استغناء 60
- ۳۰۔ محبت خداوندی کی خوشبو 61
- ۳۱۔ میرا جانا اللہ کی طرف ہے 63
- ۳۲۔ نفس کشی کی انتہاء 64
- ۳۳۔ مجھ کو رزاق مطلق بلا واسطہ رزق پہنچائے گا 66

- ۳۴۔ فقر ظاہری کی دیک 67
- ۳۵۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی تعلیم 69
- ۳۶۔ ان کی محبت اور خلوص آج بھی برقرار ہے 71
- ۳۷۔ دعا کے آداب کو ملحوظ رکھا 72
- ۳۸۔ گستاخی کی سزا 73
- ۳۹۔ کالمین کا چھونا بھی اثر رکھتا ہے 74
- ۴۰۔ تم نے دیوار کیوں کو دی؟ 75
- ۴۱۔ ہندوستان کی ولایت 76
- ۴۲۔ عاجز کی دعا 78
- ۴۳۔ تمہاری ایک نگاہ ہی کافی ہوگی 80
- ۴۴۔ شرعی عذر 81
- ۴۵۔ مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی امانت 82
- ۴۶۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا موئے مبارک 83
- ۴۷۔ تعویذ کی گمشدگی 84
- ۴۸۔ شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی کمال بزرگی 85
- ۴۹۔ فرزند جانی 86
- ۵۰۔ میرے نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو خوش رکھنا 87
- ۵۱۔ اس کلمہ کو بہت پڑھا کرے 89
- ۵۲۔ محبوبان اور خاصان بارگاہ خدا 90
- ۵۳۔ رحمت حق سے واصل ہونے 93

- ۵۴۔ یہ کیوں نہیں چاہتے فقیر آرام سے بیٹھے؟ 94
- ۵۵۔ بلا امتیاز سلوک 95
- ۵۶۔ حاسدین ناکام ہوئے 96
- ۵۷۔ سلطان قطب الدین خلجی کی عداوت 97
- ۵۸۔ ایک عورت کا وظیفہ مقرر کرنے کا واقعہ 98
- ۵۹۔ لوگوں کی مشکل وقت میں مدد کرنا 99
- ۶۰۔ تم نے خوب دوکان لگائی ہے 100
- ۶۱۔ مفلوک الحال سوداگر کی مدد 101
- ۶۲۔ دنیا کی جاروب کشی 102
- ۶۳۔ سنہری سانپ 103
- ۶۴۔ شیخ کی ناراضگی سے ایمان کا خوف ہے 104
- ۶۵۔ وہلی کی سلطنت پیشاب کی مانند ہے 107
- ۶۶۔ بیت المال مستحقین میں تقسیم فرما دیا 109
- ۶۷۔ غیب سے اشعار القاء ہونا 110
- ۶۸۔ حق تعالیٰ کی جانب سے وظیفہ مقرر کیا جانا 111
- ۶۹۔ ارنگل کی فتح کی نوید سنانا 112
- ۷۰۔ شراب نوشی سے توبہ 114
- ۷۱۔ کھانے میں برکت کا قصہ 116
- ۷۲۔ غیبی خزانہ 117
- ۷۳۔ گمشدہ فرمان مل گیا 118

- ۷۴۔ جب تم کو کچھ ضرورت ہو میرے پاس آ جانا 120
- ۷۵۔ یہ اس سے بہتر ہے 121
- ۷۶۔ جاؤ وضو کر آؤ 122
- ۷۷۔ تم نے اس پیر مرد کو خوب پہچانا 123
- ۷۸۔ بدسلوکی پر بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا 125
- ۷۹۔ خواجہ اقبال کی سرزنش 127
- ۸۰۔ مولانا ظہیر الدین بھکری کو نوازنا 128
- ۸۱۔ قطب العالم رحمہ اللہ سے ملاقات 130
- ۸۲۔ دین کے بادشاہ 132
- ۸۳۔ سلطان المشائخ رحمہ اللہ پر سحر کا کاری وار 136
- ۸۴۔ نور باطن 137
- ۸۵۔ فتح اسلام کی نوید 138
- ۸۶۔ گمشدہ کلاہ مل گئی 140
- ۸۷۔ جو کچھ دل میں چاہتا تھا وہ پالیا ہے 141
- ۸۸۔ پانی بیٹھا ہو گیا 142
- ۸۹۔ مرد غیب 143
- ۹۰۔ عالم کی غرض پوری ہو گئی 144
- ۹۱۔ احوال ہفت شاہان 145
- ۹۲۔ قطب العالم رحمہ اللہ کی عقیدت 151
- ۹۳۔ مکارم اخلاق 152

- 153 - ۹۴۔ بدسلوکی کا جواب حسن سلوک سے دیا
- 154 - ۹۵۔ تم کو جبہ قیمتا پڑ جائے گا
- 155 - ۹۶۔ کشف احوال
- 156 - ۹۷۔ چالیس برسوں سے سیر ہو کر نہیں کھایا
- 157 - ۹۸۔ درویش تو اچھا ہے مگر زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا
- 158 - ۹۹۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے پروردہ
- 159 - ۱۰۰۔ ہاتھ کفن سے باہر آ گیا
- 160۔ کتابیات



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ

”ایمان زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تصدیق کرنا ہے۔“

ایمان زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کا نام ہے یعنی لا الہ کا زبان سے اقرار اور لا اللہ کی قلب سے تصدیق کا نام ایمان ہے اور جب تک اقرار و تصدیق کا حق درست نہ ہوگا بندہ کے قلب پر پردہ پڑا رہے گا اور جب اقرار و تصدیق کا حق درست ہوگا تو پھر کوئی پردہ حائل نہ ہوگا اور ایمان کامل ہوگا۔ اگر قلب کی نافرمانی کی تو پھر حق کی نافرمانی ہوگی کیونکہ قلب تجلیاتِ خداوندی کا مرکز ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے اجزاء سے کوئی جزو خارج نہیں ہے اور ہر حرکت جو کسی بھی جزو میں ہوتی ہے وہ کل کی حرکت و جنبش کی بدولت ہوتی ہے۔ اگر جزو تکلیف میں ہو تو پھر کل کو آرام کیسے مل سکتا ہے؟ آپ ﷺ کی ذات ہی وحدتِ باکثرت ہے اور اسی لئے شفاعت آپ ﷺ پر منتہی ہوئی۔ آپ ﷺ چونکہ جزو کل ہیں لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جزو کل سے بلا واسطہ فیضیاب ہوئے اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم بالواسطہ فیضیاب ہوئے اور ان اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم میں ایک نام سلطان

المشاخ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے جنہوں نے اپنی زندگی اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت بسر کی اور لوگوں کی اصلاح کی۔

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد

مشکل نہیں اے سالک راہ! علم فقیری

سلطان المشاخ محبوب الہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ چشتیہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج بخش شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کو رشد و ہدایت کا مرکز بنایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے اور بے شمار تشنگان راہ حق نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض پایا۔

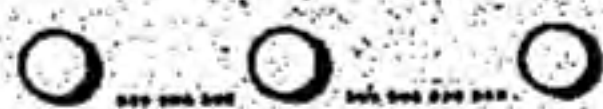
زیر نظر کتاب ”حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات“ کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پاک کے مختلف گوشوں سے قاری آگاہ ہو اور قارئین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے ان واقعات کے مطالعہ سے ذوق اور تسکین قلب پائیں۔ بارگاہ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

قصہ نمبر ۱

مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو والدہ ماجدہ نے ابتدائی تعلیم کے لئے مکتب بھیجا اور وہاں حضرت مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بدایوں میں مولانا شادی مقری رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت تھے۔ ان کی ادنیٰ کرامت یہ تھی کہ جو بھی ان سے قرآن پاک معمولی مقدار میں پڑھتا تھا اس کی برکت سے تمام قرآن پاک اس کو یاد ہو جاتا تھا چنانچہ خورد سالی میں میں نے بھی ان سے ایک سپارہ پڑھا تھا اور اس کی برکت سے اللہ عز و جل نے مجھے تمام قرآن پاک نصیب فرمادیا۔



قصہ نمبر ۲

دستارِ فضیلت

خیر المجالس میں منقول ہے کہ بدایوں میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر کتاب قدوری پڑھی۔ مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تم دستارِ فضیلت سے اپنے سر کو مزین کرو۔“

چونکہ مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ چار گز کی دستار باندھتے تھے اور بڑی دستار حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو میسر نہ تھی لہذا والدہ محترمہ سے عرض کیا۔

”مولانا علاؤ الدین (رحمۃ اللہ علیہ) نے دستارِ فضیلت باندھنے کو فرمایا ہے اور وہ موجود نہیں ہے۔“

والدہ ماجدہ نے فرمایا۔

”خاطر جمع رکھو میں اس کی تدبیر کروں گی۔“

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے روئی خریدی اور نداف سے دھنوا کر آدھی روئی کا سوت خود کاٹا اور آدھی روئی کا سوت اپنی لونڈی سے کٹوایا، پھر ایک نور باف یعنی جولاہا سے جو آپ کا پڑوسی تھا سے بڑی تاکید کے ساتھ دستار بنوائی چنانچہ اس نے اپنا تمام کام چھوڑ کر دو یا تین روز میں دستار تیار کر دی اور بغیر

مانڈی کئے دھلوا کر آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر کر دی۔ آپ رحمہ اللہ نے والدہ ماجدہ سے کہا۔

”اگر دستار کے ساتھ کچھ پیسے بھی ہوتے تو مناسب تھا مجھے دستار

کے ساتھ مولانا علاؤ الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں جانا ہے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی والدہ نے کچھ پیسے بھی عنایت فرمائے اور پھر آپ رحمہ اللہ پیسے اور وہ دستار لے کر حضرت مولانا علاؤ الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا علاؤ الدین رحمہ اللہ نے ان پیسوں میں سے کچھ پیسے اپنے پاس سے ملا کر کھانا پکوا یا اور آپ رحمہ اللہ کو حکم دیا کہ شیخ علی مولا رحمہ اللہ کو بلا لاؤ۔

ان دنوں بدایوں میں دو بزرگ علی مولا نام کے تھے۔ ان میں ایک علی مولا خورد رحمہ اللہ تھے اور دوسرے علی مولا رحمہ اللہ تھے۔ یہ جن شیخ علی مولا رحمہ اللہ کو بلایا گیا تھا وہ حضرت علی مولا خورد رحمہ اللہ تھے۔

جب اس مبارک مجلس میں تمام اولیاء اللہ رحمہ اللہ اور علمائے کرام جمع ہو گئے تو کھانے پینے سے فراغت کے بعد حضرت مولانا علاؤ الدین رحمہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں دستار لی اور دستار کو کھول کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ سے فرمایا۔

”قریب آؤ اور اس دستار کو اپنے ہاتھوں سے سر پر باندھو۔“

چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے اس دستار کو اپنے سر پر خود مزین فرمایا اور حضرت مولانا علاؤ الدین رحمہ اللہ کے قدموں میں سر جھکا دیا۔ حضرت علی مولا خورد رحمہ اللہ نے جو حضرت جلال الدین تبریزی رحمہ اللہ کے فیض یافتہ تھے انہوں نے آپ رحمہ اللہ کا یہ ادب و احترام دیکھ کر آپ رحمہ اللہ کے استاد محترم مولانا علاؤ الدین

اصولی رحمۃ اللہ علیہ سے ہندی میں فرمایا۔

”یہ بڑا ہوئے۔“

یعنی یہ لڑکا بزرگ ہوگا۔

پھر حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ اس کلمہ کی تکرار کی کہ یہ لڑکا بہت

بڑا بزرگ ہوگا۔ حضرت مولانا علاؤ الدین اصولی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

”آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتے اندازہ لگایا کہ یہ لڑکا بزرگ ہوگا؟“

حضرت علی مولا خورد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”میں اس میں دو باتیں دیکھتا ہوں۔“

پھر ہندی میں کہنا۔

”جو منڈا سا باندھے سو پائیں پیڑی۔“

یعنی جو دستار فراغت باندھتا ہے پھر وہ کسی کے پاؤں پر نہیں گرتا۔

دوسرا اس کی پگڑی سادہ ہے۔



قصہ نمبر ۳

مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کا زہد

مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس زمانہ میں ادب و لغت کے امام مانے جاتے تھے ان سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے مقاماتِ حریری حفظ کی۔ پھر حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ سے جو علم حدیث میں استاد وقت تھے ان سے مقامات کے کفارہ میں کتاب مشارق الانوار کو حفظ کیا اور اس کی سند حاصل کی۔

سیر الاولیاء میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کے کمال زہد اور وفور علم و عمل کی خبر سلطان غیاث الدین بلبن نے سنی تو چاہا کہ خاص اپنی امامت کا عہدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دے۔ اس نے حضرت مولانا کمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دربار میں تشریف لے گئے۔ سلطان غیاث الدین بلبن انتہائی نہایت عزت و احترام سے پیش آیا اور عرض کرنے لگا۔

”مجھ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کمال اعتقاد حاصل ہے اس واسطے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میری امامت قبول فرمائیں تو بارگاہ رب العالمین میں مجھ کو اپنی نماز کی قبولیت کا وثوق یقین ہو جائے گا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت مولانا کمال الدین

محدث رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”میرے پاس بجز نماز کے اور کچھ بھی نہیں ہے اب بادشاہ چاہتا

ہے کہ مجھ سے نماز بھی چھین لے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت مولانا کمال الدین

محدث رحمہ اللہ نے یہ جواب دین کی صلابت اور رعب و ہیبت کے ساتھ دیا۔ سلطان

غیاث الدین بلبن خاموش رہا اور جان گیا کہ یہ بزرگ اس عہدہ کو قبول نہیں فرمائیں

گے اور پھر بالآخر نہایت معذرت کے ساتھ آپ رحمہ اللہ کو واپس کر دیا۔



قصہ نمبر ۴

تمام علماء پر بھاری رہے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری کے حصول کے بعد اپنی والدہ اور ہمشیرہ کے ہمراہ بعد سلطان غیاث الدین بلبن بدایوں سے ہجرت کر کے دہلی میں رونق افروز ہوئے اور حضرت شیخ نجیب متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسایہ میں سکونت اختیار کی۔

جواہر فریدی میں منقول ہے کہ انہیں ایام میں شاہ دہلی نے علماء سے مشورہ کیا میں ایک عالم فاضل کو قاضی بنانا چاہتا ہوں تم مجھے بتاؤ کہ اس کام کے لئے کون اہل اور لائق ہے؟ علماء نے کہا اس زمانہ میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے۔ بادشاہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو بادشاہ نے علماء سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بحث کرائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام علماء پر بھاری رہے۔ سلطان بہت خوش ہوا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خلعت فاخرہ اور انعام کثیرہ کے ساتھ رخصت کیا۔



قصہ نمبر ۵

تم قاضی نہیں بنو گے

دہلی پہنچ کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کئی برس تک تعلیم میں مشغول رہے۔ مولانا شمس الملک اور مولانا امین الدین احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں سے بہت فیض اٹھایا۔ بالخصوص مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال پر بہت مہربانی کرتے تھے۔ اکثر علمائے شہر مولانا شمس الملک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔

جواہر فریدی میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ مبارک پر قدم بوسی کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک مجذوب سے ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مجذوب سے کہا کہ وہ دعا کرے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قاضی بن جائیں۔ اس مجذوب نے کہا۔

”نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم قاضی ہونا چاہتے ہو اور میں تم کو دین کا بادشاہ دیکھتا ہوں تم ایسے مرتبہ پر پہنچو گے کہ تمام عالم تم سے فیض حاصل کرے گا۔“

مجذوب کی یہ بات سن کر اور اپنا سعادت انجام سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں جذب پیدا ہوا اور قضات کی خواہش سرد ہو گئی۔ اپنے تمام یاروں اور عزیزوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہنا شروع کر دیا۔

”میں درویشی اور فقر اختیار کروں گا اور میرا دل قضاات وغیرہ

اور دنیاوی اشغال سے دل برداشتہ ہو گیا ہے۔“

چونکہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ نجیب الدین متوکل

رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں رہتے تھے اور اکثر ان کی صحبت سے مستفیض ہوتے رہتے تھے

چنانچہ جب والدہ ماجدہ کا وصال ہوا تو تنہائی کے سبب اکثر حضرت شیخ نجیب الدین

متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھتے تھے۔ ایک دن ان سے بھی قضاات حاصل ہونے

کے لئے دعا کے لئے کہا تو حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”تم انشاء اللہ قاضی نہ بنو گے اور وہ بنو گے جسے میں جانتا ہوں۔“



قصہ نمبر ۶

اللہ کے مہمان

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی والدہ حضرت بی بی زلیخا رحمہا بہت ہی جلیل القدر خاتون تھیں۔ زہد اور تقویٰ میں آپ رحمہا رابعہ ثانیہ کہلوائیں۔ شوہر کی وفات کے بعد ان پر سخت ترین مرحلے آئے مگر صبر و تحمل کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا اور نہ ہی کسی کے آگے دامن پھیلا یا۔ سوت کی آمدن قلیل ہوتی تھی مگر ماں بیٹے اسی میں صبر و شکر سے گزارہ کرتے تھے۔ کبھی کبھی تو فاقہ بھی آ جاتا تھا۔ جس دن فاقہ ہوتا تو آپ رحمہا اپنے بیٹے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ سے فرماتی تھیں۔

”بابا محمد! آج ہم لوگ اللہ کے مہمان ہیں۔“

ابتداء میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ اپنی کم سنی کی وجہ سے اس کا مطلب نہ سمجھ پاتے لیکن جب سمجھ آئی تو اس میں لذت محسوس کرنے لگے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”میں اس انتظار میں رہتا تھا کس دن والدہ ماجدہ مجھ سے یہی جملہ دوبارہ فرمائیں گی۔“



قصہ نمبر ۷

والدہ کے وصال کا ناگہانی حادثہ

حضرت بی بی زلیخا رحمہا اللہ اپنے بیٹے حضرت خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ کے تعلیمی انہماک کی وجہ سے بے حد خوش ہوتیں اور آپ رحمہ اللہ کو بے شمار دعائیں دیتیں۔ ابھی آپ رحمہ اللہ کی تعلیم مکمل نہ ہوئی تھی کہ والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمہا اللہ بیمار ہو گئیں۔ بیماری نے جب شدت اختیار کی تو ان کھانا پینا چھوٹ گیا اور انہیں اب یقین ہو گیا تھا کہ خالق حقیقی کی طرف سے بلا وہ آیا ہی چاہتا ہے۔

ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ جمادی الاول کا چاند دیکھ کر سلام کے لئے والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

”میرے بچے آئندہ ماہ کس کو سلام کرنے آؤ گے اور کس سے دعائیں لو گے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ نے تابی کے عالم میں روتے ہوئے بولے۔

”اماں جان! ہم آپ رحمہا اللہ کے بغیر کیسے زندہ رہیں گے؟“

حضرت بی بی زلیخا رحمہا اللہ نے بیٹے کو تسلی دی اور فرمایا۔

”اس وقت جا کر سو جاؤ اور صبح آنا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے تمام رات نہایت بے چینی میں گزاری اور صبح والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے محبوب فرزند کا دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آسمان کی جانب منہ کر کے فرمایا۔

”اے اللہ! یہ بے کس یتیم اب تیرے حوالے ہے۔“
یہ فرما کر حضرت بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔



قصہ نمبر ۸

محبت شیخ کی قسم

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میری عمر بارہ برس تھی اور میں بدایوں میں تحصیل لغت میں مشغول تھا تو میرے استاد حضرت مولانا علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص ابو بکر خراط جس کو ابو بکر قوال بھی کہتے ہیں ملتان سے حاضر ہوا۔ استاد محترم نے ملتان اور اس کے نواح کے مشائخ اور اولیاء کا حال اس سے دریافت کیا تو اس نے پہلے تو شیخ الاسلام حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی از حد تعریف کی اور کہا کہ ان کی عبادت و ریاضت حد بیان سے باہر ہے یہاں تک کہ ان کی کنیریں کاروبار کی حالت میں بھی ذکر سے غافل نہیں ہوتیں اور اس جانب کی تمام ولایت کو انہوں نے اپنے فیض سے پر اثر کر رکھا ہے۔

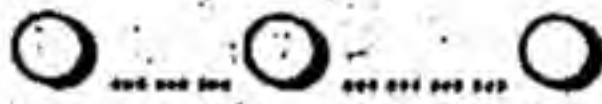
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو بکر قوال نے کہا میں نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو کلام سنایا اور میں درمیان میں کلام بھول گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وہ مصرعے جو میں بھول گیا تھا مجھے بتا دیئے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو بکر قوال کی بات نے میرے قلب پر کچھ خاص اثر نہ کیا اور نہ ہی میرے قلب میں کچھ ارادت پیدا ہوئی۔

پھر ابو بکر قوال نے پاک تہن کا ذکر کیا اور کہا کہ پاک تہن میں ایک صاحب حال ولی اللہ ایسے ہیں جنہوں نے تمام عالم کو اپنی ولایت سے مسخر کر رکھا ہے اور ایک عالم ان

کے نورِ معرفت سے منور ہے اور وہ ولی اللہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت سنی تو میرے قلب میں ان کے لئے محبت پیدا ہو گئی اور پھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کو ہر نماز کے بعد پڑھنا اپنا معمول بنالیا چنانچہ میں دس بار شیخ فرید (رحمۃ اللہ علیہ) اور دس بار مولانا فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا تھا اور جب تک یہ وظیفہ نہ پڑھ لیتا تھا رات کو آرام نہ کرتا تھا اور پھر میرے دوستوں کو بھی اس الفت باطنی کی خبر ہو گئی اب وہ جب بھی مجھے کوئی قسم دیتے تو محبت شیخ کی قسم دیتے۔



قصہ نمبر ۹

یا پیر حاضر باش کہ مادر پناہ تو میر ویم

مرشد کعبہ طالب حاجی، عشق طواف کرایا ہو

وچ حضور سدا ہر ویلے، کرے حج سوایا ہو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں سولہ برس کا ہوا تو بدایوں سے دہلی کی طرف ہجرت کی تو اس اثناء میں راستہ میں ایک شخص عوض نامی ہمارے ساتھ ہو گیا۔ جب بھی کوئی موقع خوف آتا تو وہ بیساختہ پکار اٹھتا۔
”یا پیر حاضر باش کہ مادر پناہ تو میر ویم۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص سے دریافت کیا۔

”تمہارے پیر کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں جن کی پناہ اور مدد تم

چاہتے ہو؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص نے کہا۔

”میرے پیر وہی ہیں جنہوں نے تمہارے دل کو اپنی جانب

متوجہ کیا ہے اور تم کو اپنی محبت کا فریفتہ بنایا ہے یعنی شیخ الشیوخ

والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روز سے شیخ

الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرا اخلاص اور اعتقاد بہت زیادہ بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ جب میں وہلی پہنچا تو حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ بھائی اور مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف و محاسن سن کر میرا اشتیاق بڑھتا چلا گیا اور اسی عرصہ میں تین سال انتہائی تیزی سے گزر گئے۔

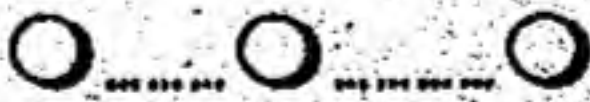


قصہ نمبر ۱۰

دو بلند پایہ بزرگ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنے تمام اقرباء اور رفقاء سے کہا کہ مجھے کسی جگہ بیعت کروادو۔ سب نے مجھ سے کہا کہ دہلی میں حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی اور بزرگ موجود نہیں تم ان کے مرید ہو جاؤ۔ میں نے حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا۔

”موجودہ زمانہ میں ہندوستان میں دو ہی بزرگ بلند پایہ ہیں اور ان میں ایک شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ ہیں جبکہ دوسرے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ ہیں تم ان میں سے جس سے چاہو بیعت ہو جاؤ اپنی منزل مقصود کو پا لو گے۔“



قصہ نمبر ۱۱

حضرت پیر دستگیر شفیع وقت ماباش

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ سے دونا بغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ سنا تو شوق ارادت ایسا غالب ہوا کہ اگلے دن بغیر زادِ راہ کے روانہ ہو گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ہانسی پہنچے تو راستہ میں اس قدر امن نہ تھا کہ بے خوف و خطر ہر شخص منزل طے کر سکے لہذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قافلہ کا انتظار کرنا پڑا۔ جب دو تین روز میں قافلہ جمع ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ایک شخص قافلہ کا راہبر تھا وہ جدھر جاتا تھا سب ادھر ہو لیتے تھے۔ جس جگہ کچھ اندیشہ ہوتا تھا تو یہ شخص کھڑا ہو جاتا تھا اور بلند آواز سے پکارتا تھا۔

”حضرت پیر دستگیر شفیع وقت ماباش۔“

اور پھر روانہ ہو جاتا تھا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس سے دریافت

کیا۔

”تمہارا پیر کون ہے جس کو تم پکارتے ہو اور ان سے مدد طلب

کرتے ہو؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے مجھ سے

کہا۔

”میرے پیرو مرشد شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین

مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور میں انہیں کو یاد کرتا ہوں۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب سن کر میرا دل

اور بھی پاک پتن کی جانب مائل ہوا یہاں تک کہ جب قصبہ سرسہ میں پہنچے تو وہاں

سے دو راستے جاتے تھے۔ ایک ملتان کی طرف اور دوسرا اجودھن کی طرف جاتا تھا

مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ کدھر جاؤں ملتان کی طرف یا کہ اجودھن کی طرف؟ اسی

وسوسہ میں تین دن گزر گئے اور میں کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔



قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اسی نشش و پنج میں مبتلا تھا کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے مگر کچھ سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ پھر تیسری رات مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم پاک پتن چلے جاؤ۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میری منزل پاک پتن ہی ہے اور مجھے میرا مقصود پاک پتن میں ہی ملے گا۔



قصہ نمبر ۱۲

اشتیاق پائے بوس عظیم غالب تھا

ہک پل میتھوں جدا نہ ہووے، دل ملنے تے آیا ہو

مرشد عین حیاتی باہو، لوں لوں وچ سما یا ہو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ^{رحمۃ اللہ علیہ} فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی جانب سے حکم ملنے کے بعد پاک پتن کا سفر اختیار کیا اور اپنے تمام اوراد و وظائف ترک کر دیئے اور میں صرف فرید فرید کہتا ہوا پاک پتن کی جانب روانہ ہوا یہاں تک کہ بروز چہار شنبہ پندرہ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ شہر پاک پتن میں داخل ہوا۔ بعد نمازِ ظہر حضرت شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ^{رحمۃ اللہ علیہ} کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے میرا چہرہ دیکھتے ہی آگے بڑھ کر میرا استقبال کیا اور سلام میں پہل کرتے ہوئے شعر پڑھا۔

اے آتش فراق دلہا کباب کردہ

سیلاب اشتیاق جانہا خراب کردہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ^{رحمۃ اللہ علیہ} فرماتے ہیں میں نے چاہا کہ کچھ حال اشتیاق دل بیقرار عرض کروں مگر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے رعب کا اس قدر غلبہ تھا کہ میں آپ ^{رحمۃ اللہ علیہ} سے کچھ بھی نہ کہہ سکا

اور صرف یہی کہہ پایا۔

”اشتقاق پائے بوس عظیم غالب تھا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے میری حالت دیکھی تو فرمایا۔

”اکل داخل دہشتہ۔“



قصہ نمبر ۱۴

ولایت ہند کے حقدار

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دن کلاہ چہارتر کی جو خاص فرق مبارک پر تھی مع خرقة و نعلین چوبین عطا فرمائیں۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ! میں چاہتا تھا کہ ولایت ہند کسی اور کو دے دوں مگر تم راستہ میں آ گئے مجھ کو غیب سے ندا آئی کہ ٹھہر جاؤ! نظام بدایونی رحمۃ اللہ علیہ آتے ہیں وہی اس ولایت کے لائق ہیں اور ولایت انہیں کو دینی چاہئے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مرید تو ہو گیا مگر مخلوق ہونے کا میرا ارادہ نہ تھا کیونکہ سرمنڈوا کر علماء کی مجلس میں بیٹھتے ہوئے شرم آتی تھی مگر اس کے دوسرے روز میں نے دیکھا کہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مخلوق ہوئے تو ایک دن کے اندر ان میں نور پیدا ہو گیا۔ پھر اسی طرح اور دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ مخلوق ہوئے تو ان کا ظاہر اور باطن منور ہوا۔ میں نے دل میں کہا کہ میں بھی مخلوق ہوں گا پھر میں نے اس کا تذکرہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے کیا انہوں نے میری طرف سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے

یہ عرضداشت کی اور آپ ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے حکم دیا ہے کہ سرمنڈ والو چنانچہ میں فوراً ہی مخلوق ہوا، آپ ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے اسی دن جس روز میں حاضر ہوا تھا میرے لئے چار پائی بچھانے کا حکم دیا تھا میں نے سوچا کہ اس قدر حافظان کلام ربانی اور عاشقان درگاہ رحمانی تو خاک پر سوئیں اور مجھ کو چار پائی پر آرام کس طرح آئے گا؟ یہ خبر مولانا بدر الدین اسحاق ^{رحمۃ اللہ علیہ} کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔

”اپنا کہا کرو گے کہ اپنے شیخ کا فرمودہ بجالاؤ گے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ^{رحمۃ اللہ علیہ} فرماتے ہیں میں نے کہا کہ میں تو شیخ کا تابع فرمان ہوں۔ اس کے بعد میں نے چار پائی کو الٹا بچھا دیا کہ اس کا بان زمین سے مل گیا اور اس پر آرام کیا۔ یہ ترکیب شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ^{رحمۃ اللہ علیہ} کے فرمان کے عین مطابق تھی اور ادب بھی تھا اس لئے دونوں کے مطابق ہو گئی۔



قصہ نمبر ۱۵

درویش کے لئے

علم ظاہر کا حصول بھی لازم ہے

کسی نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ بوقت ارادت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک کتنی تھی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”میں شمال اور میں نے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میرے واسطے کیا حکم ہے؟ اگر ارشاد ہو تو پڑھتے پڑھانے کو ترک کر کے اور ادونوافل میں مشغول ہو جاؤں۔“

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”میں کسی کو پڑھنے پڑھانے سے منع نہیں کرتا یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو پھر دیکھو جو غالب آجائے اور درویش کے لئے علم ظاہر کا حصول بھی ضروری ہے۔“



قصہ نمبر ۱۶

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کا نظام

جس توں چاہیں وحدت رب دی مل مرشد دیاں تلیاں ہو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گل تھیوں سب نکلیاں ہو
فوائد الفوائد میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں جب میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
اقدس میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آثارِ دہشت میرے اندر ملاحظہ کئے تو فرمایا۔
”مرحبا صفا آوردی از نعمت دینی و دنیاوی انشاء اللہ بر خودار گردی۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر جب میں شیخ الشیوخ
والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شرف بیعت سے
مشرف ہوا تو میں نے چاہا کہ اپنے اوقات و ساعات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اور
ملازمت میں صرف کروں اور اسے غنیمت سمجھوں۔ ان ایام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ
میں از حد عسرت تھی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقان درویشان اور فرزندان
ہفتہ میں دو یا تین بار روزہ انظار کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت صحبت سے کسی کے
حال میں کچھ تفاوت نہ پیدا ہوتا۔ مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ جنگل سے لکڑیاں
اکھٹی کر کے لاتے اور شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ درخت کریل کے پھل جن کو
ٹینٹ کہتے ہیں اور سرکہ وغیرہ میں لوگ ان کا اچار ڈالتے اور مولانا حسام الدین کابلی

ﷺ پانی لا کر باورچی خانہ کے برتن دھوتے تھے۔ میں دیگ میں ان ٹینٹوں کو جوش دے کر نکالتا تھا اور افطار کے واسطے آپ ﷺ اور جملہ حضار مجلس کے سامنے پیش کرتا تھا۔ اس طعام کے واسطے کبھی نمک میسر ہوتا تھا اور کبھی نہیں۔ مسجد خانقاہ کے نزدیک ایک بقال کی دوکان تھی کہ جب غیب سے کچھ فتوحات ہوتی تھیں تو اس بقال سے غلہ وغیرہ اور مصالحہ جات خریدے جاتے تھے۔



قصہ نمبر ۱۷

قرض اور توکل

گلاں وچوں ہک لالہ ہوسی گل نازک کل پھلیاں ہو
دوہیں جہانیں مٹھے باہو جہاں سنگ دو ڈلیاں ہو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میرے دل میں کچھ خیال آیا تو اس بقال سے ایک درہم کا تمک ادھار لے آیا اور ٹینٹوں میں ڈال دیا۔ جب وہ پختہ ہو گئے تو حسب دستور شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے، شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کو ایک برتن میں تناول فرمانے کا حکم دیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے تناول فرمانے کے واسطے لقمہ اٹھایا تو ہاتھ میں لرزہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”معلوم ہوتا ہے کہ اس کھانے میں کچھ شبہ ہے جو ہاتھ اس کے تناول کی اجازت نہیں دیتے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر اس لقمہ کو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ اس برتن میں ڈال دیا۔ میں اس کلام کو سننے کے بعد میں کانپ اٹھا اور فوراً کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا۔

”حضور لکڑیاں اور ٹینٹ اور پانی شیخ جلال الدین اور حضرت مولانا بدر الدین اسحاق اور مولانا حسام الدین رحمہ اللہ لاتے ہیں اور یہ ضعیف ان کو جوش دیتا ہے اور بہت اہتمام بجالاتا ہے۔ اس کے بعد میں اسے آپ رحمہ اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ شبہ کی علت مجھ کو معلوم نہیں ہوتی آپ رحمہ اللہ پر تو سب کچھ روشن ہے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”کھانے میں نمک کس نے ڈالا ہے اور وہ کہاں سے آیا تھا؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ سنتے ہی میں اپنے ہوش میں آیا اور سمجھ گیا کہ میں نے جو نمک قرض لے کر ڈالا ہے یہ اس کا ہی سبب ہے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا۔

”حضور میں نے نمک قرض لیا تھا۔“

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”درویش فاقہ سے مر جاتا ہے مگر لذت نفس کے واسطے قرض نہیں لیا کرتا کیونکہ قرض اور توکل میں بعد المشرقین ہے دونوں ساتھ درست نہیں ہوتے مبادا کہ قرض ادا نہ ہو اور گردن پر رہ جائے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

”درویشوں کے آگے سے یہ پیالے اٹھا کر فقیروں کو دے دو۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ارشاد خاص میرے واسطے ہے کیونکہ پہلے مجھ کو ضرورت ہوتی تھی تو قرض لے لیا کرتا تھا۔ اسی وقت میں نے استغفار پڑھی اور عہد کیا کہ اب ہرگز قرض نہ لوں گا چاہے کیسی بھی ضرورت کیوں نہ ہو؟ اسی وقت شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ نے ایک کبل جو وہ رکھتے تھے مجھ کو عنایت فرما دیا اور دعا فرمائی۔

”انشاء اللہ اس کے بعد تم کو قرض لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔“



قصہ نمبر ۱۸

صحبت کا اثر

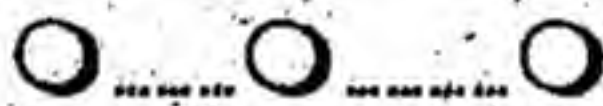
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں شیخ الشیوخ والعالَم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت ہوا تو میں نے آپ رحمہ اللہ کو اکثر یہ فرماتے سنا کہ اپنے مخالفین اور دشمنوں کو راضی رکھو اور آپ رحمہ اللہ حقوق العباد کی ادائیگی پر بہت زور دیتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں دہلی میں قیام کے دوران میں نے ایک شخص سے کتاب پڑھنے کی غرض سے لی تھی اور وہ کتاب مجھ سے گم ہو گئی تھی اور اس کے علاوہ میں نے ایک شخص کو بیس جتیل دیئے تھے۔ میں نے شیخ الشیوخ والعالَم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کا فرمان بار بار سنا تو دل میں خیال آیا کہ آپ رحمہ اللہ میری قلبی کیفیت سے آگاہ ہیں اور میں جب بھی دہلی گیا تو ان لوگوں کا جن کا مجھ پر حق ہے انہیں راضی کروں گا۔ پھر وہ وقت آیا کہ میں دہلی گیا اور میرے پاس کتاب کی قیمت ادا کرنے کے لئے پیسے نہ تھے اور نہ ہی بیس جتیل تھے کہ میں وہ انہیں اس متعلقہ شخص کو لوٹا سکتا جس سے میں نے کپڑے لئے تھے اور ایک دن میرے پاس دس جتیل پورے آئے اور میں اس شخص کے گھر گیا اور اسے آواز دی۔ وہ باہر آیا اور میں نے اس سے کہا میرے لئے ممکن نہیں کہ میں تمہارے بیس جتیل یکمشت ادا کروں میرے پاس اس وقت دس جتیل ہیں تم یہ رکھ لو میں انشاء اللہ جلد

باقی رقم ادا کر دوں گا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نے میری بات سنی تو کہا کہ تم مرشد پاک کے پاس سے لوٹے ہو لہذا تم مجھے دس جتیل ہی دو باقی دس جتیل میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس شخص کے پاس گیا جس کی کتاب مجھ سے گم ہو گئی تھی۔ اس نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا میں نے تم سے کتاب پڑھنے کی غرض سے لی تھی وہ مجھ سے گم ہو گئی میں اس کتاب کو کسی اور سے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کی نقل تمہیں دے دوں گا۔ اس نے میری بات سنی تو بولا تم جس جگہ سے لوٹے ہو یہ وہاں کی صحبت کا اثر ہے اور اس نے مجھے وہ کتاب معاف کر دی۔



قصہ نمبر ۱۹

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی برکت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے بابا فرید رحمہ اللہ نے اپنا خرقہ خاص عطا فرمایا اور یہ خرقہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کا تھا جو اب بھی میرے پاس ہے۔ میں اس خرقہ کے ملنے کے بعد پاک پتن سے دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ میرے ساتھ میرا ایک ساتھی تھا۔ راستہ میں ہمارا گزرا ایک جنگل سے ہوا جہاں راہزن لوٹا کرتے تھے۔ بارش ہونے لگی اور میں اور میرا ساتھی ایک درخت کے نیچے رک گئے۔ اس دوران وہاں سے چند راہزن گزرے اور مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ مجھ سے خرقہ خاص نہ چھین لیں اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو میں کبھی شہر یا آبادی کا رخ نہیں کروں گا اور کسی جنگل میں ہی مقیم ہو جاؤں گا۔ ابھی یہ خیال میرے دل میں تھا کہ وہ راہزن ہمارے نزدیک سے ہمیں بغیر کچھ نقصان پہنچائے گزر گئے اور یوں سلسلہ عالیہ چشتیہ کے خرقہ کی بدولت ہم ان راہزنوں سے محفوظ رہے۔



قصہ نمبر ۲۰

تمام عمر کوئی مکان نہ خریدا

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام عمر میں باختیار خود کوئی مکان حاصل نہیں کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے دہلی تشریف لائے تو سب سے پہلے بازار کے اندر ایک سرائے جس کو سرائے نمک کہا جاتا تھا میں فروکش ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ اور ہمیشہ کو یہاں ٹھہرایا اور خود اس کے قریب ہی ”بارگاہ فلاں قوال“ میں رہائش اختیار کی۔ اس محلہ میں امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا مکان بھی تھا۔ چند روز کے بعد راوت عرض کا مکان خالی ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے اس مکان میں تشریف لے گئے جو کہ مندرہ پل کے نزدیک حصار دہلی سے اس طرح متصل تھا کہ حصار کا برج اس مکان کے اندر آیا ہوا تھا اس مکان کی عمارت نہایت وسیع و بلند تھی۔



قصہ نمبر ۲۱

مکان سے بے دخل کرنے کا انجام

سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سیر الاولیاء کے جد بزرگوار تھے۔ جب وہ پاک پتن سے مع اہل و عیال دہلی تشریف لائے تو وہ بھی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسی مکان میں فروکش ہوئے۔ اس مکان کی تین منزلیں تھیں نیچے کی منزل میں سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اہل و عیال رہتے تھے۔ درمیانی منزل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے اور اوپر کی منزل یارانِ طریقت کے واسطے تھی۔ اسی منزل میں کھانا وغیرہ بھی خرچ ہوتا تھا۔

صاحب سیر الاولیاء کے والد فرماتے ہیں کہ ان ایام میں بجز میرے کوئی خور و سال نہیں تھا اور دو غلام زر خرید میرے پاس تھے اور کوئی خادم حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا پکانے کی ذمہ داری میری والدہ جو کہ شیخ الشیوخ و العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں انجام دیتی تھیں۔ میرے والد، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم خرچہ تھے یعنی پیر بھائی۔ بوقت افطار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا لاتے اور باقی خدمت جیسے کہ وضو وغیرہ کرانا، بیت الخلا میں ڈھیلے رکھنا وغیرہ میں سزا انجام دینا تھا۔ الغرض! اس اثناء میں دو سال گزر گئے۔ رات عرض کے فرزند ان سفر سے واپس آ گئے اور اتنی بھی مہلت نہ دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی دوسرا مکان تلاش کر لیں اور باطمینان اس میں تشریف لے

جاسکیں۔ بالآخر آپ رحمہ اللہ کی کتابیں جن کے سوا آپ رحمہ اللہ کا کچھ سامان نہ تھا میں نے اسے اپنے سر پر رکھا اور چھپر کی مسجد میں جو سراج بقال کے مکان کے سامنے تھی میں لے گیا۔ ایک شب آپ رحمہ اللہ نے اسی مکان میں گزاری۔ اسی شب راوت عرض کے مکان میں ایسی آگ لگی کہ تمام مکان جل کر سیاہ ہو گیا اور زمین پیوستہ ہو گیا۔

سید محمد کرمانی رحمہ اللہ کے اہل و عیال مسجد کی ڈیوڑھی میں رہے۔ دوسرے روز سعد کاغذی رحمہ اللہ نے جو کہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمہ اللہ کے مرید تھے نے یہ سارا ماجرا سنا تو بڑی محبت کے ساتھ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کو اپنے مکان میں لے گئے اور ان کو بالا خانہ میں رہائش دی۔ سید محمد کرمانی رحمہ اللہ کے لئے دوسرا مکان خالی کر دیا گیا۔ ایک ماہ تک آپ رحمہ اللہ اس مکان میں فروش رہے۔ ایک ماہ کے بعد آپ رحمہ اللہ یہاں سے اٹھ کر سرائے کا بدار میں جو پل قیصر سے متصل ہے میں مقیم ہوئے۔ اس سرائے میں ایک مکان تھا آپ رحمہ اللہ تو اس مکان میں فروش ہوئے اور سید محمد کرمانی رحمہ اللہ کے اہل و عیال کو ایک حجرہ میں جگہ دی۔ اس کے بعد ایک مدت بعد یہاں سے بھی اٹھ کر محمد میوہ فروش کی دوکان کے درمیان شادی کلائی کے مکان میں رہائش پذیر ہوئے۔ مگر شمس الدین شربدار کے اقرباء نے جو آپ رحمہ اللہ کے مرید و معتقد تھے نے یہاں آپ رحمہ اللہ کو رہنے نہ دیا اور بہت منت و ہاجت کے بعد شمس الدین کے مکان میں لے گئے۔ یہ نسبت دوسرے مکانوں کے یہاں آپ رحمہ اللہ کو زیادہ راحت و جمعیت حاصل ہوئی۔



قصہ نمبر ۲۲

خواجہ محمد نعلین دوز عیسیٰ کی ضیافت

سیر الاولیاء میں منقول ہے اسی محلہ میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے ان کا نام خواجہ محمد نعلین دوز عیسیٰ تھا۔ ان کی انگلیاں ہمیشہ چمڑے کے رنگ سے رنگین رہتی تھیں اور حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات تھی۔ ایک دفعہ ان بزرگ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء عیسیٰ کی مع دو تین یاران کے دعوت کی اور ایک طباق میں کھجڑی نکال کر آگے لائے۔ اتفاقاً کھجڑی میں نمک تیز ہو گیا۔ یاروں نے جب کھانا شروع کیا تو ہر ایک نے مطابعت کی باتیں کہنی شروع کیں۔ آپ عیسیٰ نے فرمایا۔

”انہیں کچھ نہ کہو ان کے گھر میں قدرے نمک تھا انہوں نے پکا کر تمہارے آگے رکھ دیا۔“



قصہ نمبر ۲۳

مردانِ غیب کی نصیحت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اسی تردد میں تھا کہ کہیں مستقل رہائش کا انتظام ہو اور پھر ایک روز حوض رانی کے پاس ایک باغ میں جانکلا۔ اس باغ کو باغِ حسرت کہتے ہیں میں نے وہاں وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور مناجات میں مشغول ہو گیا۔

”اے اللہ! میں اپنے اختیار سے کہیں بھی نہیں رہنا چاہتا جس جگہ میرے دین و دنیا کی خیریت ہو وہاں مجھے بھیج دے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابھی میں اس دعا میں مشغول تھا کہ پکا یک ایک طرف سے آواز آئی کہ تیری جگہ غیاث پور میں ہے۔ میں نے کبھی غیاث پور دیکھا نہ تھا اور نہ ہی اس کا نام سنا ہوا تھا۔ حیران ہوا کہ یہ مقام کس جگہ پر ہے؟ پھر میں اپنے ایک دوست نیشاپوری کے پاس گیا تاکہ اس سے دریافت کر سکوں کہ غیاث پور کس جگہ ہے؟ اس کے گھر والوں نے جواب دیا کہ وہ غیاث پور ہی گیا ہوا ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ ضرور وہی غیاث پور ہے جس میں رہنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ غیاث پور آیا۔ ان دنوں یہ موضع ایسا آباد نہ تھا اور نہ کوئی اسے جانتا تھا۔ میں نے یہیں

سکونت اختیار کی۔ یہاں تک کہ سلطان معز الدین کی قباو نے دریائے جون کے کنارے موضع کیلو کہڑی میں محل اور شہر و جامع مسجد کی بنیاد رکھی تو امرائے شہر کی آمد و رفت اس جانب بکثرت ہو گئی۔ مخلوق کی مزاحمت و کثرت حاضری سے میرے اوقات میں خلل آیا اور پھر میں اس اندیشہ میں مبتلا ہوا کہ یہاں سے کہیں اور چلا جانا چاہئے۔ پھر یہ رائے قائم کی کہ حضرت مولانا امین الدین احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ کا سوئم ہے اور میں ان کی فاتحہ خوانی میں شریک ہوں گا اور شہر میں رہنا اختیار کروں گا کیونکہ وہاں لوگوں کی آمد و رفت کم ہوتی ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک جوان صاحب جمال نحیف و ناتواں جس کے چہرہ سے آثار کمال نمایاں تھے آیا ہے اور واللہ اعلم وہ مردان غیب سے تھایا کون تھا میرے پاس آیا اور میرے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے بیٹھتے ہی یہ شعر کہا۔

آن روز کہ مہ شدی نمی دوستی
کہ انگشت نمائی عالمی خواہد شد
امروز کہ زلفت دل حلقے بہرہ بود
در گوشہ نشستت نمیدارد سود

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر وہ مجھ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا۔

”اول تو آدمی مشہور نہ ہوا ہو جب اللہ عز و جل اسے مشہور بنائے تو ویسی بات نہ کرے جس سے کل قیامت کے روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر وہ کہنے لگا۔

”یہ کیا قوت اور کیا حوصلہ ہے کہ خلق سے جدا ہو کر گوشہ خلوت

ڈھونڈتے پھریں اور اللہ کے ساتھ مشغول ہوں۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب وہ جوان اپنا کلام

ختم کر چکا تو میں نے قدرے کھانا اس کے سامنے پیش کیا اس نے ہاتھ نہ ڈالا۔ میں

نے اسی وقت نیت کی کہ میں یہیں رہوں گا اور کہیں نہیں جاؤں گا۔ تب اس نے قلیل

کچھ کھانا کھایا اور اٹھ کر چلا گیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے پھر اس جوان

کو کہیں نہیں دیکھا۔



قصہ نمبر ۲۴

صوم الدہر

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا اور دیگر یاران بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ سخت گرمی کا موسم تھا اور یاران دیگر قیلولہ میں مشغول ہوئے۔ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مگس رانی میں مشغول تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

”یاران کہاں ہیں؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

”کچھ قیلولہ کر رہے ہیں۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”تم آؤ میں تم سے کچھ کہوں جب تم وہلی پہنچو تو مجاہدہ اختیار

کرنا۔ بیکار رہنا، کچھ بات نہیں ہے کہ روزہ رکھنا آدھا راستہ ہے

اور باقی تمام اعمال مثل حج وغیرہ کے آدھا راستہ ہیں۔“

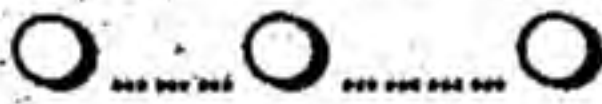
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد مولانا بدر

الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

”شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سفر صرف تمہارے لئے کیا تھا۔“

یعنی تم نے اس سفر میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سی نعمتیں حاصل کیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے مجھے اس قدر ذوق حاصل ہوا تھا کہ میں دریافت نہ کر سکا کہ کون سا مجاہدہ اختیار کروں۔ آخر یارانِ طریقت سے تذکرہ کیا اور ان ہی کے مشورے سے صوم الدہر اختیار کیا یعنی ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور صاف طور پر حکم نہیں ہوا تھا اسی لئے کبھی کبھی اس میں خلل پڑ جاتا ہے۔



قصہ نمبر ۲۵

غیب سے رزق آنا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عہد غیاثی میں دو جتیل کے من بھر خر بوزے آتے تھے اور ساری فصل گزر جاتی تھی اور میں خر بوزے نہ چکھتا تھا۔ اس بات سے نہایت خوش رہتا تھا اور تمنا کرتا تھا ساری فصل میرے کھائے گزر جائے تو بہت اچھا ہو گا۔ آخر فصل میں ایک شخص کچھ خر بوزے اور کچھ روٹیاں لے کر میرے پاس آیا اور چونکہ وہ غیب سے تھا اس لئے میں نے اسے قبول کیا اور اسی روز کھا لیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دفعہ رات دن گزر کر دوسری رات آگئی تھی کہ میں نے اور میرے تمام متعلقان و اہل خانہ نے کچھ نہ کھایا تھا اور ان دنوں ایک جتیل کی دو سیر میدہ کی روٹیاں آتی تھیں مگر میرے پاس ایک دانگ بھی نہ تھا کہ روٹی کھاتا اور ایسی حالت میں اگر کوئی شخص قند و شکر یا کپڑا ہدیہ لاتا تو اس کو فروخت کر کے غرض پوری کرنا ممکن تھا۔ مگر ایسا نہ کرتا جو غیب سے آتا اس کو کام میں لاتا ظاہر ہے کہ ایسی چیزوں سے بھوک کیسے رفع ہو سکتی ہے؟



قصہ نمبر ۲۶

خشک کھجڑی

خیرالجالس میں حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمہ اللہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جب میں دروازہ مندرہ کے پاس حصار شہر کے برج میں رہتا تھا تو تین روز گزر گئے اور کچھ فتوحات نہ ہوئیں۔ آخر ایک شخص نے دروازہ پر آکر کواڑ پر ہاتھ مارا۔ میں نے کسی سے کہا کہ جا کر دیکھو کہ دروازہ پر کون آیا ہے؟ اس نے دروازہ کھولا تو ایک شخص کھجڑی کا طباق لئے ہوئے تھا۔ اس نے وہ طباق دیا اور چلا گیا۔ جب وہ طباق لے کر اندر آیا تو میں نے اس سے کہا تم اس شخص کو پہچانتے ہو کہ کون تھا؟ اس نے کہا کہ میں نہیں پہچانتا وہ کون تھا؟ آخر میں ہم سب نے مل کر وہ کھجڑی کھائی اس خشک کھجڑی میں ہم کو ایسا لطف آیا کہ آج تک کسی کھانا میں نہیں آیا ہوگا۔



قصہ نمبر ۲۷

ہنوز ہم کو بھوکا رکھنا منظور ہے

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے غیاث پور میں سکونت اختیار کی تو آپ رحمہ اللہ کے ہاں فقر و فاقہ بہت زیادہ تھا اور تین چار دن کے فاقوں کے بعد آپ رحمہ اللہ کے یاران شہر میں زنبیل گردانی کرتے تھے اور جس قدر ٹکڑے روٹی کے میسر ہوتے بوقت افطار ان کو دسترخوان پر سجاتے اور روزہ کھولتے تھے۔ ایک دن یاران نے ٹکڑے دسترخوان پر رکھے تھے اور وقت افطار کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ ایک درویش آیا اور یہ خیال کر کے ان ٹکڑوں کو کھا گیا کہ شاید یہ ٹکڑے بچے پڑے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا۔

”ہنوز ہم کو بھوکا رکھنا منظور ہے۔“



قصہ نمبر ۲۸

تم دین کے کام میں میرے مددگار ہو

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں فقر و فاقہ کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ تمام خادمان اور یاران ان کا حال بھی انتہائی خستہ ہو چکا تھا۔ ایک دن سلطان جلال الدین خلجی کو یہ خبر پہنچی تو اس نے کچھ فتوحات آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیں اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہو تو خدام خانقاہ کے لئے دیہات نذر کئے جائیں تاکہ بفراغت اطاعت خداوندی میں مصروف ہوں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان جلال الدین خلجی کی عرض قبول نہ کی۔ بعض خدام کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا علم ہوا تو بالاتفاق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

”آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ان دیہات کی آمدنی میں سے ایک پائی بھی وصول نہ کریں مگر ہم خدام کا بھوک اور فقر و فاقہ کی وجہ سے برا حال ہو رہا ہے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی گزارشات سن کر سوچا کہ ان لوگوں کے کہنے سننے کا مجھے کوئی فکر نہیں ہے زیادہ سے زیادہ برائیں نیست کہ یہ لوگ مجھ سے عاجز ہو کر چلے جائیں گے۔ ہاں! مگر یاران اعلیٰ سے مجھ کو مشورہ کرنا چاہئے تاکہ ان کا بھی امتحان ہو جائے کہ قبول دنیا کی بابت ان کی کیا رائے ہے؟ چنانچہ آپ

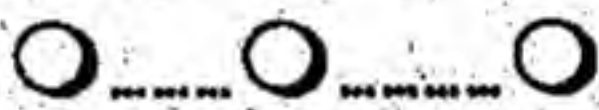
ﷺ نے حضرت سید محمد کرمانی ﷺ اور دیگر مخلصان سے مشورہ کیا کہ دیہات قبول کرنے چاہئیں کہ نہیں؟ سب نے کہا۔

”مولانا نظام الدین ﷺ اب تو ہم آپ ﷺ کے گھر کی روٹی کھاتے ہیں مگر دیہات معین کر لیں گے تو پھر ہم آپ ﷺ کے ہاں کا پانی بھی نہ پییں گے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ﷺ یہ جواب سن کر بے حد خوش ہوئے

اور فرمایا۔

”مجھے اور لوگوں کی پروا نہیں اور میرا مقصود تم لوگوں سے ہے پس تمہارے جواب سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔ الحمد للہ! تم میرے دین کے کام میں مددگار ہو اور یاران کو ایسا ہونا چاہئے۔“



قصہ نمبر ۲۹

حالت استغناء

سیر الاولیاء میں منقول ہے جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ پاک پتن تشریف لے گئے تو آپ رحمہ اللہ کے کپڑے بے حد بوسیدہ اور میلے ہو گئے تھے۔ بی بی رانی رحمہ اللہ زوجہ حضرت سید محمد کرمانی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ سے کہا۔ ”یہ کپڑے مجھے دے دو میں ان کو دھو کر پیوند لگا دیتی ہوں۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے شرم کی وجہ سے ان کو کپڑے نہ دیئے اور پھر انہوں نے بہت اصرار کیا اور حضرت سید محمد کرمانی رحمہ اللہ کی لنگی آپ رحمہ اللہ کو دی کہ اس کا تہبند باندھ لو اور کپڑے مجھے دے دو۔ تب مجبور ہو کر آپ رحمہ اللہ نے کپڑے اتار کر ان کو دیئے۔ انہوں نے دھو کر کرتہ میں گریبان کے پاس حضرت سید محمد کرمانی رحمہ اللہ کی دستار سے پارچہ بے کر پیوند لگا دیئے اور تیار کر کے آپ رحمہ اللہ کو دے دیئے۔ آپ رحمہ اللہ نے نہایت عذر و معذرت کے ساتھ اور شکریہ کے ساتھ وہ کپڑے پہنے اور آخر عمر تک ان کے سلوک کو یاد رکھا اور حضرت سید محمد کرمانی رحمہ اللہ کے ساتھ بے حد محبت اور عنایت فرماتے رہے۔



قصہ نمبر ۲۰

محبت خداوندی کی خوشبو

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے جب شہر دہلی کے دروازے کے پاس سکونت اختیار کی تو نہایت پریشان تھا کہ میں بیچارہ کہاں اور معرفت خداوندی کہاں میں اس لائق نہیں ہوں کہ اس نعمت سے عزت پاؤں؟ پھر میں نے حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر اسی نیت سے چلہ کیا کہ مقبولان بارگاہ خداوندی میں میرا بھی شمار ہو جائے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر اہلی کا ایک درخت تھا جو کافی عرصہ سے خشک تھا۔ میرے چلہ کے دوران وہ تروتازہ ہو گیا۔ میں نے حضرت شیخ رسان رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

”حضرت! ان چالیس روز میں تو درخت کی کایا پلٹ گئی مگر میری حالت میں کچھ فرق نہیں آیا۔“

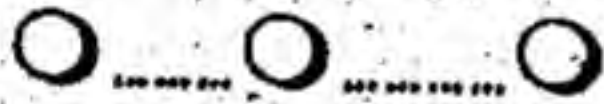
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے یہ کہہ کر اپنے گھر کی راہ لی۔ راستہ میں ایک بزرگ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے میں نے جانا کہ یہ کوئی مست ہیں۔ میں ان کے سامنے سے ہٹ گیا وہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں دوسری طرف پلٹا تو وہ ادھر کو بھی آ گئے۔ آخر کار ناچار میں کھڑا ہو گیا اور دل میں کہا۔

”دیکھوں تو یہ شخص کون ہیں اور کیا کرتے ہیں؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وہ میرے قریب آئے تو دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر مجھ سے بغلگیر ہوئے اور ان کے منہ اور سینہ سے مجھ کو عطر اور عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت شیخ رساں رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔

”صوفی تمہارے سینہ سے محبت خداوندی کی خوشبو آتی ہے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ کہتے ہی وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں سمجھ گیا انشاء اللہ عز و جل محبت خداوندی اور معرفت خداوندی مجھے ضرور حاصل ہوگی کیونکہ شیخ رساں رحمۃ اللہ علیہ نے میرے حق میں ایسا ہی فرمایا ہے۔



قصہ نمبر ۳۱

میرا جانا اللہ کی طرف ہے

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایام فقر و فاقہ میں ایک شخص حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا اور جب فقر و فاقہ کی صورتحال دیکھی تو کہنے لگا۔

”میں علم کیمیا سے واقف اور صنعت ذہبی پر قادر ہوں یعنی سونا بنانا جانتا ہوں اگر حکم ہو تو خادمان خانقاہ سے کسی کو یہ ہنر بتا دوں تاکہ فقر و فاقہ کی مشقت جاتی رہے اور فراخی حاصل ہو۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا۔

”اے عزیز! مجھے نہ تیرے زر سے کام ہے اور نہ ہی ذہب سے۔“

ذہابی الی اللہ یعنی میرا جانا اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے سوا باقی سب ہوس ہے۔“



قصہ نمبر ۲۲

نفس کشی کی انتہاء

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن دنوں میں پاک پتن میں بابا فرید رحمہ اللہ کی صحبت میں موجود تھا میرا ایک دوست جو عالم دین تھا اور میرا ہم درس تھا اور ہم دونوں علمی مسائل پر بحث کیا کرتے تھے وہ پاک پتن آیا اور جب اس نے مجھے یوسیدہ لباس میں دیکھا تو میرے حال پر افسوس کیا اور کہا تم نے یہ کیا حال بنا لیا اور اگر تم دہلی میں مدرس ہوتے تو یقیناً اس وقت مجھ تو زمانہ ہوتے اور تمہاری زندگی اطمینان سے بسر ہوتی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست کو کچھ جواب نہ دیا اور جب میں بابا فرید رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمہ اللہ کشف باطنی سے میرے احوال سے آگاہ تھے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی دوست مل جائے اور وہ تمہارے حال پر افسوس کرے اور کہے کہ تم نے یہ کیا حال بنا رکھا ہے اور تم مدرس بن جاتے تو ایسے میں تم اسے کیا جواب دو گے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! جو آپ رحمہ اللہ ارشاد فرمائیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر کوئی ایسا کہے تو یہ شعر سنا دینا:

نہ ہم رہی تو مرا راہ خویش گیر و برو

ترا سعادت باو امر گوں ساری

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم لنگر خانے میں چلے جاؤ اور وہاں مختلف کھانے خوان میں سجا کر اپنے اس دوست کے پاس لے جاؤ۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور جب میرے دوست نے دیکھا تو روتا ہوا میرے پاس آیا اور سر سے خوان اتار کر کہنے لگا تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا میرے مرشد پاک نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ اس نے میری بات سنی تو کہا تمہارے مرشد نے تمہیں نفس کشی کے اس مقام تک پہنچا دیا ہے تم مجھے ان کے پاس لے چلو۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ پہلے کھانا کھا لو اور پھر میں تمہیں اپنے مرشد کے پاس لے چلوں گا۔ الغرض ہم دونوں نے کھانا کھایا اور جب کھانے سے فارغ ہوئے تو میرے دوست نے اپنے خادم سے کہا کہ وہ خوان اٹھالے۔ میں نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور تم یہ خوان میرے سر پر رکھو اور میں جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس جاؤں گا۔ پھر میں اپنے دوست کو لے کر بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا وہ دوست آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔



قصہ نمبر ۳۳

مجھ کو رزاق مطلق بلا واسطہ رزق پہنچائے گا

کتاب جوامع الکلم میں منقول ہے ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کئی روز سے فاقہ تھا اور کچھ فتوحات نہ ہوئی تھیں۔ ایک معلم کو اس کی خبر ہوئی اور انہوں نے چند جولاہوں سے جو وہاں رہتے تھے سے اس کا ذکر کیا اور کہا نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایک بزرگ تمہارے محلے میں ہیں اور کئی روز سے فاقے کر رہے ہیں تمہیں ان کی کوئی خبر نہیں ہے۔ جولاہوں نے اسی وقت کھانا تیار کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کھانے کو تناول کرنا چاہا تو ایک جولاہے کی زبان سے نکلا اس معلم پر اللہ کی رحمت ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا تم نے کیا کہا۔ اس جولاہے نے معلم کے بیان کی کیفیت عرض کی کہ اگر وہ معلم بیان نہ کرتا تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حال سے غافل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جولاہے کی زبان سے یہ کلام سن کر نہایت آزرده ہوئے اور فرمایا قسم ہے سر شیخ کی میں ہرگز یہ کھانا نہ کھاؤں گا۔ جولاہے سخت پشیمان ہوئے اور عرض کیا اس مرد نے نادانستہ یہ بیہودہ گوئی کی ہے اس کی تقصیر معاف فرمادیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو کچھ کیا تم نے خود کیا ہے اس کھانے کو لے جاؤ اور خود کھا لو مجھ کو رزاق مطلق بلا واسطہ رزق پہنچائے گا۔



قصہ نمبر ۳۴

فقر طاہری کی دیک

سیر العارفین میں منقول ہے ابتداء میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ سے جن دو لوگوں نے ارادت و خلافت کے درجات حاصل کئے۔ ان میں مولانا برہان الدین غریب رحمہ اللہ پہلے خلیفہ ہیں اور انہیں آپ رحمہ اللہ نے دکن کی طرف رخصت فرمایا تھا اور شہر برہان پور انہی کے نام پر آباد ہوا ہے۔ مولانا برہان الدین غریب رحمہ اللہ کا مزار پاک شہر دولت آباد میں ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے دوسرے خلیفہ مولانا کمال الدین یعقوب رحمہ اللہ تھے۔ انہیں آپ رحمہ اللہ نے گجرات کی طرف روانہ کیا تھا۔ شہر پٹن میں جوض شمس لنگ کے قریب مولانا کمال الدین یعقوب رحمہ اللہ کا مزار مبارک مرجع گاہ خلائق ہے۔ یہ دونوں بزرگ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت باسعادت میں مجاہدہ و ریاضت کے اندر مشغول تھے۔ ایک دفعہ چار روز سے کوئی فتوحات نہ ہوئی جس سے روزہ افطار کیا جاتا۔ آپ رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک بزرگ اور ضعیفہ عورت رہتی تھی اور وہ بھی آپ رحمہ اللہ کے ساتھ عقیدت رکھتی تھی۔ وہ جرخہ کات کراس کی مزدوری سے جو خریدتی اور اس کا آٹا پیستی تو نان بے نمک پکا کر روزہ افطار کراتی تھی۔ اس روز ضعیفہ آدھ سیر کا آٹا آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں لائی تو آپ رحمہ اللہ نے مولانا کمال الدین رحمہ اللہ کو حکم دیا کہ اس آٹے کو ہنڈیا میں ڈال کر قدرے پانی کے ساتھ آگ پر رکھ دو شاید کوئی مہمان پہنچ جائے۔ مولانا کمال

الدین رحمہ اللہ نے ایسا ہی کیا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا دی۔ ہنڈیا میں اس قدر جوش آ رہا تھا اور اس قدر پک رہی تھی کہ جسم کے کسی بھی حصہ میں ایک بوند بھی گرتی تو آبلہ ڈال دیتی۔ اتنے میں ایک فقیر کبل پوش آیا اور کہا اے شیخ! اگر کچھ ماحضر ہو تو میرے پاس لائیے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا درویشوں کا کام شفقت کرنا ہے آپ تشریف لائیں ہنڈیا پک رہی ہے۔ درویش نے کہا آپ رحمہ اللہ خود اٹھیے اور میرے پاس ہنڈیا لے آئیے۔ آپ رحمہ اللہ اسی وقت اٹھے اور آستین مبارک ہاتھ میں لپیٹ کر ہنڈیا کو اٹھایا تاکہ ہاتھ ہنڈیا سے نہ جل جائے۔ اس کے بعد وہ ہنڈیا لا کر ان درویش کی خدمت میں رکھ دی۔ درویش نے اپنا ہاتھ اس ہنڈیا میں ڈال کر کھانا شروع کر دیا حالانکہ ہنڈیا برابر جوش زن تھی۔ آپ رحمہ اللہ ہنڈیا کو پکڑے ہوئے کھڑے تھے اور آخر کار جب وہ درویش کھا چکے تو آپ رحمہ اللہ کے ہاتھ سے ہنڈیا لے کر زمین پر دے ماری اور ہنڈیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ پھر اس درویش نے آپ رحمہ اللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مولانا نظام الدین (رحمہ اللہ)! شیخ فرید الدین رحمہ اللہ نے تم کو نعمت یا طنی عنایت فرمائی ہے اور تمہاری فقر ظاہری کی دنگ کو میں نے توڑ دیا ہے۔“

پھر وہ درویش نظروں سے غائب ہو گیا اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں اس قدر فتوحات اور نذرانہ جات و شکرانہ کی آمد شروع ہوئی کہ حد حساب سے باہر اور ربط تقریر سے باہر ہے۔



قصہ نمبر ۳۵

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی تعلیم

راحت القلوب میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جب میں پہلی مرتبہ پاک پتن حاضر ہوا تو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) اس دعا کو یاد کر لو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یوں دعا کی تعلیم دی۔

”اے مخلوق پر فضل کرنے والے! اے عطاء و بخشش کے ساتھ دونوں ہاتھ کشادہ رکھنے والے اور اچھی اچھی بخششوں والے! اے بلا و بلیات کے دفع کرنے والے! حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجنے والے! ہمارے روزمرہ کے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمیں بخش دے۔ ہمیں اسلام پر موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔ تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقررین پر درود و سلام بکثرت بھیج کہ سب رحمت کرنے والوں سے بڑی رحمت کرنے والا تو ہے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔
”حضور بہت بہتر ہے۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ان دنوں انتہائی

استغراق میں مشغول تھا۔ شیخ الشیوخ والعام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”اس دعا کو یاد کر کے اس پر مواظبت کرو تو پھر میں تم کو اپنا خلیفہ بناؤں گا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چنانچہ بہ فرمان کہ دعا گو ایسا ہی کرتا رہا اور شہر میں چلا آیا۔ میں تین بار دہلی سے شیخ الشیوخ والعام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں۔



قصہ نمبر ۳۶

ان کی محبت اور خلوص آج بھی برقرار ہے

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا ایک شخص میرا مرید ہوا اور کچھ عرصہ میرے پاس رہا پھر جب وہ میرے پاس سے چلا گیا تو اپنی پہلی حالت پر واپس آ گیا۔ اسی طرح ایک اور شخص میرا مرید ہوا اور وہ بھی جب تک میرے پاس رہا درست رہا مگر جب واپس گیا تو اپنے پہلے حال پر واپس لوٹ گیا مگر جب سے مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آئے ہیں یہ اپنے پہلے حال کو واپس نہیں لوٹے اور ان کی محبت اور خلوص آج بھی برقرار ہے۔



قصہ نمبر ۳۷

دعا کے آداب کو ملحوظ رکھا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ شیخ الشیوخ والعالَم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک دعا تھی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس دعا کو یاد کرے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ رحمہ اللہ میرے متعلق ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور عرض کیا حضور! کیا میں اسے یاد کر لوں؟ آپ رحمہ اللہ وہ دعا مجھے عطا فرمائی اور میں نے اس دعا کو آپ رحمہ اللہ کے سامنے پڑھا۔ آپ رحمہ اللہ نے میری اصلاح فرمائی اور فرمایا کہ یوں پڑھو۔ میں نے پھر پڑھا اور پھر وہ دعا مجھے یاد ہو گئی۔ جب میں آپ رحمہ اللہ کی خدمت سے واپس ہوا تو مولانا بدر الدین اسحق رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا تم نے مرشد پاک کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دعا یاد کر لی اور تم نے دعا کے آداب کو ملحوظ رکھا جبکہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس دعا کو اس کے آداب کے ساتھ یاد رکھتا۔



قصہ نمبر ۳۸

گستاخی کی سزا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں سرمنڈوا کر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کی اجازت سے دہلی کی جانب عازم سفر ہوا اور میں نے آپ رحمہ اللہ سے ملنے والا کبیل کا خرقہ پہن رکھا تھا اور دہلی پہنچنے کے بعد میں اس خرقہ کو پہنے جامع مسجد دہلی کی جانب روانہ ہوا تو راستہ میں میری ملاقات شرف الدین قیامی سے ہوئی۔ میں نے شرف الدین کو اپنے مرید ہونے کا واقعہ بتایا اور مرشد پاک سے ملنے والے خرقہ کے متعلق بتایا تو وہ غصہ میں آ گیا اور اس نے آپ رحمہ اللہ کی شان میں نازیبا کلمات کہے اور مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ مجھ میں ہمت تھی کہ میں اسے جواب دیتا مگر میں نے صبر کیا اور جب دوبارہ آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے تمام واقعہ آپ رحمہ اللہ کے گوش گزار کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے سنا تو رقت طاری ہو گئی اور آپ رحمہ اللہ نے میرے صبر کی تعریف کی اور جلال میں آ گئے اور فرمایا شرف الدین کو موت نے آن لیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں دوبارہ گیا تو پتہ چلا کہ شرف الدین اسی دن مر گیا تھا جس دن بابا فرید رحمہ اللہ نے اس کے مرنے کی خبر دی تھی۔



قصہ نمبر ۳۹

کالمین کا چھونا بھی اثر رکھتا ہے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ سے کسی دن فرصت میں تعویذ لکھنے کی اجازت طلب کروں۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ مولانا بدر الدین اسحاق رحمہ اللہ جو آپ رحمہ اللہ کے تعویذ لکھا کرتے تھے وہ موجود نہ تھے اور تعویذ لینے والوں کا ہجوم تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا تم تعویذ لکھو چنانچہ میں تعویذ لکھنے لگا اور ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ لوگ جھگڑنے لگے۔ آپ رحمہ اللہ میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا گھبرا گئے؟ میں نے عرض کیا حضور! آپ رحمہ اللہ سنب جانتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تمہیں تعویذ لکھنے کی اجازت ہے۔ پھر فرمایا کالمین کا ہاتھ سے چھونا بھی اثر رکھتا ہے۔



قصہ نمبر ۴۰

تم نے دیوار کیوں کو دی؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ دوست پاک پن آرہے تھے راستہ میں سری کے جنگل میں ایک سانپ نے مجھے ڈس لیا اور میرے ایک ساتھی نے جس جگہ سانپ نے ڈسا تھا وہاں مضبوطی سے کپڑا باندھ دیا تاکہ زہر نہ پھیلے۔ جب ہم پاک پن کے نزدیک پہنچے تو رات کا وقت تھا اور شہر کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ میرے ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ وہ دیوار پھلانگ کر شہر میں داخل ہو جائیں اور ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ قلعہ کی دیوار میں کئی سوراخ ہو گئے اور میرے ساتھی ان کے ذریعے اوپر چڑھ کر اندر کود گئے۔ میں خوفزدہ تھا میرے ایک ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بھی اوپر کھینچ لیا۔ ہم فجر کے وقت شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کی خیریت دریافت کی مگر میری خیریت دریافت نہ فرمائی۔ پھر کچھ دیر بعد مجھ سے فرمایا۔

”سانپ کا ڈسنا تو اور بات ہے مگر تم نے دیوار کیوں کو دی تھی؟“



قصہ نمبر ۴۱

ہندوستان کی ولایت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن شیخ الشیوخ
والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے تم سے ایک دعا کہی تھی
وہ تمہیں یاد ہے؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا جی
حضور! مجھے یاد ہے۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کاغذ لاؤ میں کاغذ لے آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت نامہ لکھا۔ پھر اس کے
بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اس اجازت نامہ کو ہانسی میں مولانا

جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو اوردہلی میں قاضی منتخب کو دکھا دینا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میرے دل
میں یہ خیال گزرا۔ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے
حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہیں لیا کہ انہیں بھی دکھانا مگر میں خاموش
رہا کہ ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی کوئی راز ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پاک پتن سے دہلی

واپس آیا۔ جب دہلی پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل ^(رحمۃ اللہ علیہ) نے بتاریخ ہفتم ماہ رمضان انتقال فرمایا ہے اور شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ^(رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے بتاریخ تیرہ ماہ رمضان خلافت عطا فرمائی ہے۔ اسی روز آپ ^(رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے خلافت عطا کرنے کے بعد یہ دعا دی۔

اسعدك الله تعالى في الدارين و رزقك علماً نافعاً و

عملاً مقبول

یعنی کہ دونوں جہانوں میں اللہ عزوجل تجھے نیک بخت کرے اور علم نافع و عمل مقبول عطا فرمائے۔ اس کے بعد شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ^(رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔

”مجاہدہ میں بہت کوشش کرنا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ^(رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں پھر مجھے دہلی کی طرف رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین ^(رحمۃ اللہ علیہ)! بحکم خداوندی میں نے تمہیں ہندوستان کی ولایت بخشی اور اس ملک کو تمہاری پناہ میں چھوڑا اور اپنا نائب کیا۔“



قصہ نمبر ۴۲

عاجز کی دعا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے پاک پتھن میں شہداء کے قبرستان بھیجا۔ جب میں شہداء کی زیارت کے بعد لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری دعا نے اثر نہیں کیا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے پاس شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا کچھ جواب نہ تھا۔ ایک دن میں شہداء کے قبرستان گیا اور جب واپس لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری دعا نے اب بھی کچھ اثر

نہیں کیا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس وقت میرا ایک دوست علی بہاری وہاں موجود تھا اس نے عرض کیا۔

”حضور! ہم ناقص ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کامل ہیں پھر ہم ناقص و

عاجز کی دعا کامل کے حق میں کیسے مقبول ہو سکتی ہے؟“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے علی بہاری کی بات نہ سنی اور پھر اس بات کو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”میں بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ تم بارگاہِ خداوندی میں

جو بھی دعا کرو وہ قبول ہو۔ تم اور مولانا بدر الدین اسحق رحمۃ اللہ علیہ

فلاں جگہ چلے جاؤ اور عبادتِ خداوندی میں مشغول رہو۔“

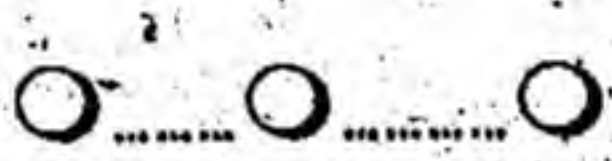
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر شیخ الشیوخ والعالم

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنا عطا فرمایا اور میں مولانا

بدر الدین اسحق رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ اس جگہ چلا گیا اور عبادتِ خداوندی میں مشغول رہا۔

اگلے دن شب بیداری کے بعد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔



قصہ نمبر ۴۲

تمہاری ایک نگاہ ہی کافی ہوگی

شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کے وصال سے قبل جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ پاک پتن تشریف لائے تو آپ رحمہ اللہ نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور انہیں قرآن مجید حفظ کرنے کی وصیت کی اور پھر فاتحہ پڑھنے کے بعد آپ رحمہ اللہ کے حق میں دعا فرمائی۔

”اے اللہ! مولانا نظام (رحمہ اللہ) کو مخلوق کے دروازے پر نہ لے جانا۔“

پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”مولانا نظام (رحمہ اللہ)! تمہیں دین و دنیا دونوں عطا کئے گئے اور ہر شے ایک دن ختم ہو جائے گی، تم دہلی چلے جاؤ تمہیں دہلی کی خلافت عطا کی جاتی ہے اور تم دہلی میں رہ کر اہل ہند کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور میری بجائے تمہارا ایک دفعہ کسی پر نگاہ کرنا کافی ہوگا۔“



قصہ نمبر ۴۴

شرعی عذر

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مرض وصال میں مبتلا ہوئے اور اس دوران رمضان المبارک شروع ہو گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی وجہ سے کبھی روزہ رکھتے اور کبھی روزہ نہ رکھتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خربوزہ پیش کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی دو قاشیں تناول فرما کر بقیہ خربوزہ میری جانب بڑھا دیا۔ میں اس وقت روزہ سے تھا مگر اس خیال سے کہ مرشد پاک کی عنایت ہے اور یہ سعادت ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی میں اسے کھا لیتا ہوں اور بعد میں کفارہ کے طور پر دو ماہ کے روزے رکھ لوں گا۔ میں نے جیسے ہی وہ خربوزہ کھانا چاہا آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ارادہ سے آگاہ ہو گئے اور فرمایا۔

”مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! ایسا نہ کرنا میں نے شرعی عذر کی بناء پر روزہ نہیں رکھا۔“



قصہ نمبر ۴۵

مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی امانت

حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ جو دہلی میں مقیم تھے وہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مرض وصال میں عیادت کے لئے پاک پتن تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ خاص میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ میں داخل ہونا چاہا تو خدام نے روک دیا مگر پھر بھی حجرہ میں داخل ہو گئے اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کب آئے؟ حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! ابھی آیا ہوں اور مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلام کہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا وہ کیسے ہیں؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خرقة خاص، مصلے اور عصا جو سلسلہ عالیہ چشتیہ کے تبرکات تھے وہ حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے اور فرمایا۔

”یہ مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی امانت ہیں تم میرے وصال

کے بعد یہ امانت ان کے سپرد کر دینا۔“



قصہ نمبر ۴۶

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا موئے مبارک

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ محاسن شریف سے ایک موئے مبارک جدا ہو کر سامنے آیا میں نے اٹھ کر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور عرض کیا حضور ایک مفروضہ ہے حکم ہو تو گزارش کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ جو بال مبارک ریش سے جدا ہوا ہے اگر فرمان ہو تو میں لے لوں، میں اسے دل و جان سے زیادہ عزیز رکھوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہی کرو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس موئے مبارک کو نہایت احترام کے ساتھ کپڑے میں لپیٹا اور اپنے ساتھ دہلی لے آیا۔ پھر جو بیمار اور بلول میرے پاس آتا تو میں اس موئے مبارک کو اس اقرار پر دے دیتا حصول صحت کے بعد مجھے واپس کر دے گا۔

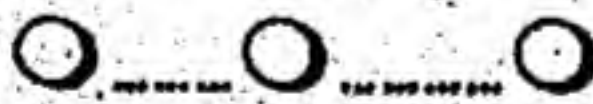


قصہ نمبر ۴۷

تعویذ کی کمشدگی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک دن مولانا تاج الدین رحمہ اللہ جو میرے یار و موافق تھے وہ آئے اور انہوں نے اپنے فرزند کے واسطے مجھ سے تعویذ یعنی شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کا موئے مبارک طلب کیا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس تعویذ کو ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہ ملا حالانکہ میں نے اس کو رکھنے کے لئے ایک طاق مخصوص کر رکھا تھا۔ جب وہ نہ ملا تو میں نے مولانا تاج الدین رحمہ اللہ کو انکار کر دیا۔ اسی بیماری میں ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ پھر اس کے بعد ایک شخص مجھ سے تعویذ لینے آیا تو میں نے اسی طاق میں بدستور تعویذ رکھا پایا اور اسے دے دیا اور اس نے صحت یابی پائی۔



قصہ نمبر ۴۸

شیخ الشیوخ والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی کمال بزرگی

اخبار الاخیار میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب سماع کے اندر میں نے کسی صفت کا بیان سنا تو اس کو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ پر محمول کیا میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ایک دفعہ قوالوں سے یہ شعر سنا تھا۔

محرام بدین صفت مبادا
کز چشم بدت زسد گزندے

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شعر کے سننے سے مجھ کو شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی کمال بزرگی اور غایت لطافت اس قدر یاد آئی کہ میں خود رفته ہو گیا۔ پھر کچھ دن بھی نہ گزرے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال پایا۔



قصہ نمبر ۴۹

فرزند جانی

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک دن میں اوز شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کے فرزند نظام الدین (رحمہ اللہ) آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”تم دونوں میرے فرزند ہو۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ نے اپنے فرزند نظام الدین (رحمہ اللہ) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

”تم فرزند ثانی ہو جبکہ یہ (حضرت نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ) فرزند جانی ہے۔“



قصہ نمبر ۵۰

میرے نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو خوش رکھنا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں اور مولانا جمال الدین ہانسوی اور خواجہ شمس رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ یاران ایک ساتھ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے رخصت ہوئے۔ حضرت مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وصیت کی درخواست کی کیونکہ مشائخ کا طریقہ ہے کہ جب مرید کو رخصت کرتے ہیں تو از خود وصیت فرماتے ہیں اور اگر شیخ از خود وصیت نہ فرمائیں تو مرید خود درخواست کرتا ہے۔ مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”میری وصیت یہ ہے کہ اس سفر میں میرے نظام (رحمۃ اللہ علیہ) کو خوش رکھنا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ نہایت مہربانی اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ شمس دبیر رحمۃ اللہ علیہ جو معدن لطف و کرامت تھے میری نہایت تعظیم و تکریم بجالاتے تھے یہاں تک کہ ہم قصبہ گردہ میں پہنچے جو ہانسی سے ایک منزل ہے۔ یہاں کا حاکم مولانا جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کا دوست تھا وہ استقبال کے لئے آیا اور سعادت جان کر ہم سب کو اپنے گھر میں لے گیا اور ہماری بڑی خاطر مدارت کی۔ اس کے بعد ہم نے

اس سے رخصتی کی اجازت چاہی۔ اس نے عرض کیا کہ میں آپ کو اس وقت رخصت کروں گا جب بارش ہوگی اور ان دنوں بارش نہ ہوتی تھی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ مولانا جمال الدین ہانسوی رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں کچھ نہ فرمایا مگر باطن میں توجہ کی اور اسی شب خوب بارش ہوئی۔ اس قصبہ کا تمام علاقہ سیراب ہو گیا۔ لوگ اس کرامت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ صبح کو کئی گھوڑے سواری کے واسطے اور بہت سا ہدیہ حاضر کیا اور عرض کرنے لگے تمام احباب اس پر سوار ہو کر ہانسی تک تشریف لے جائیں۔ میرے حصہ میں جو گھوڑا آیا وہ نہایت بد لگام اور سرکش تھا۔ میں اس کو قابو نہ کر سکا اور دوستوں سے جدا ہو گیا۔ آخر صفرہ کے غلبہ سے بے ہوش ہو کر گھوڑے سے نیچے گر پڑا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نزع کا عالم ہے بے اختیار میں میری زبان سے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کا نام جاری ہوا۔ اتنے میں ایک مسافر میرے پاس پہنچا اور اس نے میرے منہ پر پانی چھڑکا تب جا کر مجھے ہوش آیا۔ خیال کیا کہ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کا نام بلا قصد میری زبان پر جاری ہوا تھا پس مجھ کو یقین ہو گیا کہ آخری وقت میں انہیں کی یاد میں دنیا سے سفر کروں گا۔



قصہ نمبر ۵۱

اس کلمہ کو بہت پڑھا کرے

سیر الاولیاء اور فوائد الفوائد میں منقول ہے کہ ایک دفعہ چند درویش حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ نہایت مہربانی سے ان کے ساتھ پیش آئے اور اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر ان میں سے ایک درویش صاحب کرامت نے آپ رحمہ اللہ سے عرض کیا۔

”ایک رات میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کے مزار پر انور کے پائیں مراقبہ میں مشغول تھا کہ آپ رحمہ اللہ کی زیارت ہوئی میں نے اپنا سر آپ رحمہ اللہ کے قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا اللہ عزوجل کے ساتھ آپ رحمہ اللہ کا کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جو وہ دوستوں کے ساتھ کرتا ہے وہی میرے ساتھ بھی کیا اور فرمایا اگر کسی وقت میرے نظام (رحمہ اللہ) کے پاس پہنچو تو کہنا اس کلمہ کو بہت پڑھا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا دَاکِمَ الْعِزِّ وَالْبَقَا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْجُودِ وَالْعَطَاءِ یَا اِلٰهَ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ بِحَقِّ اَیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اَیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ“



قصہ نمبر ۵۲

محبوبان اور خاصان بارگاہِ خدا

مولانا ضیاء الدین برنی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز اشراق کے وقت سے چاشت تک مجھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت باسعادت میں رہنے کا موقع نصیب ہوا اور میں نے دیکھا بے شمار خلقِ خدا آتی ہے اور مرید ہو کر سعادتِ ابدی حاصل کرتی ہے۔ آپ رحمہ اللہ سب کی دستگیری فرماتے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں گمان آیا بزرگانِ دین تو مرید کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے اور آپ رحمہ اللہ نجانے کس سبب سے ہر ایک خاص و عام کو اپنے دائرہٴ ارادت میں داخل فرماتے ہیں۔ اس خطرہ کے گزرتے ہی آپ رحمہ اللہ نے جو کہ مکاشف عالم تھے مجھ سے مخاطب ہوئے۔

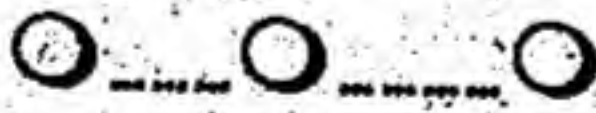
”مولانا ضیاء الدین! تم مجھ سے ہر ایک سوال کرتے ہو لیکن یہ سوال نہیں کیا کہ میں ہر آنے والے کو بلا تحقیق و تفتیش کس واسطے مرید کرتا ہوں؟“

مولانا ضیاء الدین برنی کہتے ہیں یہ الفاظ سن کر میں کانپ اٹھا اور فوراً سر قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا حضور! ایک عرصہ سے یہ وسوسہ میرے دل میں بھٹک رہا تھا اور اس وقت بھی یہ خیال دل میں آیا تھا اور نورِ باطن سے حضرت کو اس نے آگاہی ہوئی اور خود حضرت نے شفقت سے پوچھ لیا اب جو کچھ فرمان ہو ہم اس سے اطلاع

پائیں۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس اس معاملہ میں بہت سی جہتیں ہیں ان میں سے ایک حجت یہ ہے جو نہایت مقبول اور قابل اطمینان ہے وہ یہ ہے کہ ایک روز میں شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آگے سے قلم و دوات اور کاغذ اٹھا کر مجھے عنایت فرمایا کہ میری جگہ بیٹھ کر تعویذ لکھو اور حاجت مندوں کو دو میں چاہتا ہوں تم کو اپنا خلیفہ کروں اور خلیفہ بنانے میں اپنے شیخ کی اجازت چاہئے۔ آج سے میں نے تم کو اجازت دی کہ تعویذ لکھ کر دو اور جو مانگئے آئے اسے عطا کرو۔ جب سے میں نے تعویذ لکھنے شروع کئے اس روز سے میری طبیعت میں کچھ ملال پیدا ہوا۔ جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نور باطن سے مطلع ہو گئے اور فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم تھوڑی سی محنت میں ملول ہو گئے اس وقت کیا کرو گے جب بکثرت لوگ تمہارے دروازے پر آئیں گے اور ہر ایک اپنا مدعا عرض کرے گا۔ اس فرمان کے بعد میں نے دیکھا خلوت ہو گئی۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ کر عرض کیا حضور! اگرچہ مخدوم مجھ کو اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں اور دولت عظیم سے سرفراز کرنا چاہتے ہیں مگر میں اس لائق کہاں ہوں کہ اس عظیم مرتبہ کو پہنچوں کیونکہ میری حیثیت سے یہ سب بے اندازہ ہے، میرے باب میں صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت ہی کافی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) تم نہیں جانتے ہو اس جامہ کو روز ازل سے تمہارے قد پر موزوں کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ اللہ عزوجل نے تم کو علم و حلم و عشق اور کمال عقل عطا فرمائی ہے اور جوان چاروں صفات سے متصف ہو وہ ضرور خلافت و مشائخ کے لائق ہے، اس سے یہ کام بخوبی انجام پائے گا۔ میں نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ اپنے کرم سے مجھ کو معاف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میری

اس بات سے متغیر ہوئے اور قبلہ رو بیٹھنے کا حکم دیا پھر ارشاد فرمایا مولانا نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر تم جانتے ہو کہ کل قیامت کے روز بندہ فرید کو بارگاہ الہی میں آبرو ہوگی تو یقین جان لو کہ جب تک تمہارے کل مریدوں کو بہشت میں داخل نہ کر لوں گا خود قدم نہ رکھوں گا۔

مولانا ضیاء الدین برنی کہتے ہیں یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا اے ضیاء الدین! میرے شیخ ایسے بزرگ ہیں جن کی نسبت مجھ کو یقین ہے کہ وہ محبوبان اور خاصان بارگاہ خدا سے تھے پس جب انہوں نے میرے مریدوں کے حق میں یہ کلام اور عہد فرمایا ہے تو پھر میں اپنا ہاتھ کیوں روکوں۔ پھر اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور فرمایا مجھ کو خلافت اس طرح دی گئی ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ میں متواتر عزیزان صادق القول سے سنتا ہوں کہ بہت سے لوگ میرے مزید ہو کر گناہوں سے باز رہتے ہیں اور اصلاح و تقویٰ حاصل کرتے ہیں۔ اگر میں ان کو مزید کرنے سے دریغ کروں تو یہ لوگ نیکیوں سے محروم ہو جائیں گے۔



قصہ نمبر ۵۳

رحمت حق سے واصل ہوئے

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا ایک مکان موضع کیلوکھری میں جامع مسجد کے قریب تھا۔ ہر شب جمعہ کو آپ رحمہ اللہ جمعہ کی نماز کے واسطے اس میں رونق افروز ہوا کرتے تھے۔ بعد از فراغت نماز جمعہ پھر غیاث پور میں تشریف لاتے تھے اور تمام ایام بقیہ ہفتہ یہیں گزارتے تھے۔ الغرض! جب ضیاء الدین عماد الملک خانقاہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو چار سو اشرافیوں کے صرف سے مجلس سماع کا سامان مہیا کیا اور اسی روز آپ رحمہ اللہ مع جملہ یاران و معتقدین کے خانقاہ میں رونق افروز ہوئے۔ اسی روز عماد الملک ضیاء الدین کو سماع میں ایسا وجد و ذوق حاصل ہوا کہ آپ رحمہ اللہ کے زانو پر سر رکھ کر رحمت حق سے واصل ہوئے۔



قصہ نمبر ۵۴

یہ کیوں نہیں چاہتے فقیر آرام سے بیٹھے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے پاس ہر روز اس قدر فتوحات پہنچتی تھیں کہ جن کا شمار و حساب ہی نہیں ہے اور شام تک آپ رحمہ اللہ سب کچھ خرچ کر دیتے تھے۔ جو شخص قلیل لاتا تھا وہ کثیر لے جاتا تھا۔ آپ رحمہ اللہ کا عجب تصرف تھا کہ ہر وقت لینے والے اور حاجت مند آپ رحمہ اللہ کے در پر ہجوم کئے رہتے تھے۔ جس روز نقدی بکثرت آتی تھی اور خرچ نہ ہوتی تھی تو خاطر مبارک کو قرار نہ آتا تھا اور بار بار دریافت کرتے تھے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔ آپ رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ ہر جمعہ کو خانقاہ شریف کے تمام حجروں میں جھاڑو دلواتے تھے اور تمام مال و اسباب ہر فقیر پر تقسیم کرتے تھے۔ بعد ازاں جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اگر کسی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی خبر سنتے تھے تو فرماتے تھے۔

”یہ لوگ کیوں آتے ہیں اور کیوں نہیں چاہتے یہ فقیر آرام سے بیٹھے؟“



قصہ نمبر ۵۵

بلا امتیاز سلوک

جوامع الکلم میں منقول ہے جب خانقاہ نظامیہ میں کسی عرس کا موقع ہوتا تھا تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بلا امتیاز نیک و بد ہر شخص کو کھانا اور نقدی وغیرہ عطا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عرس کے موقع پر خواجہ اقبال نے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص تھے اور لنگر کے مہتمم تھے انہوں نے ایک عورت کو ایک روپیہ نقد اور ایک خوراک کھانا بھیجا حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس عورت کا وظیفہ دو خوراک کھانا اور دو روپیہ نقد تھا۔ جب وہ کھانا اور روپیہ اس عورت کے پاس پہنچے تو اس نے کہا میرا کھانا دو خوراک اور دو روپیہ مقرر ہے ضرورت میں راستہ میں چرا لیا ہے۔ خادم نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں مجھے تو خواجہ اقبال صاحب نے یہی دیا ہے۔ اس عورت نے اس کی ایک نہ سنی اور خادم کو نہایت ست کہا۔ خادم جب خواجہ اقبال کے پاس پہنچا تو اس چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر خواجہ اقبال نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ اس نے تمام ماجرا سنا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بالا خانہ پر تشریف رکھتے تھے ان کی آواز سن کر فرمانے لگے کیا ہوا؟ خواجہ اقبال نے تمام واقعہ بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرما کر کہا۔

”اس عورت کو ایک خوراک کھانا اور ایک روپیہ اور بھجوا دو وہ مفلس ہے۔“



قصہ نمبر ۵۶

حاسدین ناکام ہوئے

خیر المجالس میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ کچھ حاسدوں نے سلطان قطب الدین کے سامنے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی بدگوئی کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کو ایسا بہکایا کہ وہ سلطان قطب الدین کو بہت برا بھلا کہتے ہیں ان کو ایسا نہ کہنا چاہئے کہ سلطان کی غیبت کریں اور پھر امراء سلطانی جو ان کی خدمت میں جاتے ہیں ان تمام باتوں کو سنتے ہیں اور یہ لوگ جو بھی نذر و نیاز لے کر جاتے ہیں وہ بھی دراصل سلطان ہی کا عطیہ ہے۔ الغرض! انہوں نے اس طرح کی باتیں کر کے سلطان کو اشتعال دلایا اور اس نا عاقبت اندیش نے اپنے غرور سلطنت اور کمال تکبر سے حکم دیا آج سے ہمارے لشکر میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہ جائے گا اور کوئی ان کو نذر و نیاز نہ دے گا پھر میں دیکھوں گا کہ ان کے دسترخوان پر طعامہائے گونا گوں کہاں سے آتے ہیں اور کہاں سے لنگر جاری ہوتا ہے؟ جب یہ خبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دسترخوان اور لنگر کو دگنی وسعت دے دی اور ایک تعویذ لکھ کر خواجہ اقبال کو عنایت فرمایا کہ اس کو ایک طاق میں رکھ دو اور جس چیز کی ضرورت ہو اس طاق میں بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ ڈالنا اور نکال لینا جب سلطان نے یہ واقعہ سنا تو نہایت شرمندہ اور متعجب ہوا۔



قصہ نمبر ۵۷

سلطان قطب الدین خلجی کی عداوت

روایات میں آتا ہے سلطان قطب الدین خلجی کو خانقاہ نظامیہ کے لنگر میں احافہ کی خبر ہوئی تو وہ اپنی عداوت میں مزید پختہ ہو گیا اور اس نے تمام شہر میں منادی کرا دی کہ کوئی دوکاندار حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے کسی خادم کو کوئی چیز فروخت نہ کرے گا یہاں تک کہ کوئی بسری فروشن ترکاری بھی نہ بیچے گا۔ آپ رحمہ اللہ نے جب یہ حکم سنا تو اپنے مریدین کو حکم دیا کہ ہمارے باورچی خانہ میں جس چیز کی ضرورت ہو تو تمہیں چاہئے کہ شہر نظام آباد سے لے آؤ۔ خادمان اور مریدین نے عرض کیا حضور! اس شہر کے نواح میں تو کوئی شہر نظام آباد کے نام سے نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کبھی اس کا نام سنا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا دریائے جمنا کے پار تھوڑی دور جاؤ گے تو شہر نظام آباد ملے گا چنانچہ خدام گئے اور دیکھا کہ ایک شہر نہایت معمور اور آباد ہے۔ ہر قسم کے سامان سے دوکانیں آراستہ ہیں، غلہ وغیرہ اور ہر ایک چیز کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ خدام نے یہاں سے ضرورت کی تمام چیزیں خریدیں اور پیسے دینے لگے تو انہوں نے معذرت کے ساتھ کہا کہ یہ شہر اللہ عزوجل نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے ہی نام سے آباد کیا ہے۔ یہاں جو کچھ ہے سب انہی کا ہی ہے چنانچہ ایک عرصہ تک خدام نے اسی شہر سے تمام اشیاء لا کر لنگر میں خرچ کیں۔



قصہ نمبر ۵۸

ایک عورت کا وظیفہ مقرر کرنے کا واقعہ

جوامع الکلم میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ^{رحمۃ اللہ علیہ} کی خانقاہ کے قریب ایک عورت کنویں سے پانی کھینچ رہی تھی۔ آپ ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے فرمایا اے مادر مہربان! تم دریا کے کنارے پر کنویں سے پانی نکالنے کی زحمت کیوں کرتی ہو؟ اسے دریا سے بھر لو۔ عورت نے عرض کیا میرا خاوند بہت غریب آدمی ہے اور گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے چونکہ دریا کا پانی بھوک لگاتا ہے اسی واسطے ہم کنویں کا پانی پیتے ہیں۔ عورت کی یہ بات سن کر آپ ^{رحمۃ اللہ علیہ} زار و قطار رونے لگے اور خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ اس عورت کے گھر میں جو کچھ خرچ ہو اس کو پہنچا دو تا کہ یہ کنویں کا پانی نہ پیے۔ خواجہ اقبال نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔



قصہ نمبر ۵۹

لوگوں کی مشکل وقت میں مدد کرنا

ایک دفعہ نہایت گرمی کا موسم تھا غیاث پور میں آگ لگ گئی اور بہت سے لوگوں کے مکانات جل کر خاکستر ہو گئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ آگ دیکھتے تھے اور گریہ فرماتے تھے۔ جب آگ بجھ گئی تو آپ رحمہ اللہ نے خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ جس قدر مکانات جل گئے ہیں ان سب کو جا کر گنو اور ہر گھر میں دو خوان کھانا اور دو مٹکے پانی کے اور دو اشرفیاں پہنچا دو اور ہر ایک کی تسلی و تشفی کرو چنانچہ خواجہ اقبال نے اسی وقت اس خدمت کو انجام دیا۔ اس زمانہ میں دو روپیہ کے اندر بہت بڑا مکلف چھپر بندھتا تھا اور دو خوان کھانا ایک جماعت کثیر کیلئے کافی ہوتا تھا۔



قصہ نمبر ۶۰

تم نے خوب دوکان لگائی ہے

منقول ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے خواجہ اقبال کو آواز دی اور وہ حاضر نہ ہوئے اور ایک صاحبزادہ کم سن خواجہ عزیز نام کا جو آپ رحمہ اللہ کے قرابت داروں میں سے تھا آیا۔ آپ رحمہ اللہ نے پوچھا اقبال کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا کہ بزاروں کو مال دے رہے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ فوراً اٹھ گئے اور خواجہ اقبال کے پاس پہنچے اور فرمایا اقبال تم نے خوب دوکان لگائی ہے۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ نے خود تمام بزاروں میں ایک ایک کپڑا تقسیم کر کے باقی تمام اسباب فقراء میں بانٹ دیا۔



قصہ نمبر ۶۱

مفلوک الحال سوداگر کی مدد

منقول ہے کہ ایک سوداگر ملتان جا رہا تھا راستہ میں لٹیروں نے تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ وہ بیچارہ خستہ حال و پریشان ہو کر ملتان میں عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور! دہلی جانے کا قصد رکھتا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرے واسطے سفارش نامہ لکھیں تاکہ میرے حال پر وہ نظر کرم فرمائیں اور تجارت کے لئے سرمایہ مجھ کو بہم پہنچ جائے۔ حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض قبول کی اور ایک رقعہ سفارش آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھ دیا۔ جب یہ شخص دہلی پہنچا تو وہ رقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ کل صبح چاشت کے وقت تک جو فتوحات آئیں اس شخص کے حوالہ کر دینا چنانچہ خواجہ اقبال نے دوسرے روز اس شخص کو ایک جگہ بٹھا دیا اور جو کچھ فتوحات آتی گئیں اس کے حوالہ کرتا گیا یہاں تک کہ چاشت کے وقت وہ شخص اٹھا تو بارہ ہزار روپیہ اس کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی اور رخصت ہو گیا۔



قصہ نمبر ۶۲

دنیا کی جاروب کشی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت خانقاہ کے صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔ میں نے پوچھا تو کون ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں اور آپ رحمہ اللہ کے مکان میں جاروب کشی کرتی ہوں۔ میں نے کہا کہ اے فتانہ! میرے گھر میں تیرا کیا کام میرے گھر سے نکل جا۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر چند کے میں نے اسے کہا مگر وہ باہر نہ نکلی۔ آخر میں نے ایک انگلی اس کی گدی پر رکھ کر اسے باہر دھکیلا اور خانقاہ سے باہر نکال دیا اور وہ ایک انگلی جو میں نے اس کی گدی پر لگائی تھی اس کے موافق دنیا کا اثر مجھ پر ظاہر ہوا۔



قصہ نمبر ۶۳

سنہری سانپ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابتدائے زمانہ میں جب میں مولانا علاؤ الدین اصولی رحمہ اللہ کی خدمت میں تعلیم حاصل کر رہا تھا تو ایک روز مسجد میں خلوت تھی میں نے دیکھا کہ سنہری رنگ کے سانپ بولتے چلے آ رہے ہیں۔ میں حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگا تو ان سب کے آخر میں ایک سانپ دیکھا جو سب سے چھوٹا تھا۔ میں نے اسے پکڑنے کے خیال سے اپنی دستار اس پر ڈال دی پھر جو دیکھا کہ دستار کے نیچے اشرفیوں کا ڈھیر معلوم ہوا میں نے دستار اٹھالی اور اشرفیوں کو وہیں رہنے دیا۔



قصہ نمبر ۶۴

شیخ کی ناراضگی سے ایمان کا خوف ہے

سلطان علاؤ الدین خلجی عاقل شخص تھا اس نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امور دنیاوی کی رغبت ہے یا نہیں اس نے ایک عریضہ لکھا۔ جس میں منجملہ باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام عالم کے مخدوم ہیں اور دین و دنیا کے متعلق جس کی جو حاجت ہوتی ہے وہ برآتی ہے، حق تعالیٰ نے مملکت دنیا کا اختیار اپنے اس بندہ کے ہاتھ میں دیا ہے لہذا بندہ امیدوار ہے کہ امور سلطنت میں سے کوئی کام یا مصلحت درپیش ہو تو بندہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرے تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی ایسی تدبیر بتائیں جس سے سلطنت اور بندہ کی جان کی خیریت ہو اور یہ بندہ اپنی بہتری اور برتری کے واسطے اس کو بجالانے کی کوشش کرے۔

تا کمر خدمت تو بر نہ بست

چرخ بخورشید نشد تاجور

پس اسی کے متعلق چند باتیں پیش خدمت کرتا ہوں تاکہ اپنی مبارک قلم

سے ہر ایک بات کا جواب اس کے نیچے تحریر فرمائیں۔

آسائش خلاق و آرائش جہاں

در طلعت مبارک درائے مبین تست

الغرض! جب عریضہ مکمل ہو گیا تو خضر خان کے ہاتھ جو سلطان علاؤ الدین خلجی کا نہایت پیارا بیٹا تھا اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا مرید بھی تھا کے ہاتھ آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں روانہ کیا۔ خضر خان نے حاضر خدمت ہو کر قدم بوسی کی اور وہ عریضہ پیش کیا۔ خضر خان کو اس قصہ کے متعلق کوئی خبر نہ تھی جب اس نے آپ رحمہ اللہ کے ہاتھ میں عریضہ دیا اور آپ رحمہ اللہ نے وہ عریضہ ملاحظہ فرمایا تو حاضرین مجلس سے کہا ہم فاتحہ پڑھتے ہیں۔ پھر فرمایا۔

”میں درویش ہوں مجھے بادشاہوں کے کام سے کیا سروکار، میں شہر سے باہر ایک گوشہ میں پڑا ہوں اور بادشاہ جملہ مسلمانوں کیلئے دعا گوئی میں مشغول ہوں اگر اس قسم کی بات بادشاہ دوبارہ کہیں گے تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا اور اللہ عزوجل کی زمین بے حد کشاوہ ہے۔“

خضر خان نے یہ جواب سلطان علاؤ الدین خلجی تک پہنچا دیا۔ سلطان علاؤ الدین خلجی بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ بات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ سے کچھ نسبت نہیں رکھتی مگر دشمنوں نے چاہا تھا مجھ کو مردان خدا کے مقابل لائیں جو ملک و سلطنت اور میرے خاندان کی تباہی کا باعث ہوتا۔ پھر اس کے سلطان علاؤ الدین خلجی نے آپ رحمہ اللہ سے بہت معذرت کی اور کہلا بھیجا کہ میں آپ رحمہ اللہ کا ایک ادنیٰ خادم اور معتقد ہوں مجھ سے یہ قصور ہوا ہے لہذا معاف فرمادیجئے اور اجازت دیں میں قدم بوسی کیلئے حاضر ہوں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”سلطان کو آنے کی کوئی حاجت نہیں ہے میں غائبانہ دعا میں مشغول رہوں گا اور غائب کی دعا بہت اثر رکھتی ہے۔“

سلطان علاؤ الدین خلجی نے حاضری کے لئے بہت زور دیا تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے کہا۔

”اس ضعیف کے مکان کے دورستے ہیں بادشاہ ایک دروازے

سے آئے گا تو میں دوسرے دروازے سے باہر چلا جاؤں گا۔“

سلطان علاؤ الدین خلجی نے اپنے زمانہ میں بہت چاہا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو اور زیارت سے مستفیض ہو۔ مگر آپ رحمہ اللہ نے اجازت نہ دی۔ آخر کار سلطان علاؤ الدین خلجی نے دل میں یہ ارادہ کیا کہ بغیر اطلاع کے آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ جو بادشاہ کے مصحف بردار تھے ان سے اس نے اپنے اس ارادہ کا ذکر کیا۔ حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ متفکر ہوئے کہ اس بات کی اطلاع آپ رحمہ اللہ کو نہ دی تو آپ رحمہ اللہ ضرور ناراض ہوں گے کیونکہ باوجود اطلاع کے میرا آپ رحمہ اللہ کو نہ بتانا بے ادبی ہے اور میں جانتا ہوں یہ بات آپ رحمہ اللہ کے خلاف طبع ہے اور اگر آپ رحمہ اللہ کو اطلاع کرتا ہوں تو بادشاہ ناراض ہو جاتا ہے۔ آخر کار حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ نے جان پر کھیل کر آپ رحمہ اللہ کو اطلاع کر دی کہ کل بادشاہ خفیہ طور پر خدمت عالیہ میں حاضر ہو گا۔ آپ رحمہ اللہ یہ سنتے ہی پاک پتھن کی طرف روانہ ہو گئے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی نے جو یہ سنا تو حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ سے کہا تم نے میرا راز افاش کیا ہے۔ حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ نے فرمایا بادشاہ کی ناراضگی سے جان کا خوف ہے اور شیخ کی ناراضگی سے ایمان کا خوف ہے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی، حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ کا جواب سن کر بے حد خوش ہوا۔

قصہ نمبر ۶۵

دہلی کی سلطنت پیشاب کی مانند ہے

چشتیہ ہشتیہ میں منقول ہے کہ ایک دن سلطان قطب الدین خلجی کا خانقاہ نظامیہ کے آگے سے گزر ہوا۔ خلائق کے ہجوم اور اثر و دام کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خانقاہ ہے۔ سلطان قطب الدین خلجی یہ بات سن کر رنجیدہ ہوا اور کہا کہ ان سے کہو کہ میرے شہر سے چلے جائیں یا پھر کوئی کرامت دکھائیں؟ پھر اسی وقت سلطان قطب الدین خلجی کے پیٹ میں درد ہوا اور لہجہ بہ لہجہ بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ محل میں پہنچ کر طبیبوں نے اس کا علاج شروع کر دیا مگر ان کے علاج کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ تکلیف بڑھی اور کوئی دعا موثر نہ ہوئی تو سمجھا کہ آپ رحمہ اللہ کی شان میں گستاخی کا نتیجہ ہے جو میں اس حال میں ہوں۔ سلطان قطب الدین خلجی نے فوراً ہی ایک شخص کو آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں بھیجا اور دعا کروائی جا ہی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”بندہ کو کارخانہ قدرت میں کیا دخل ہے؟“

وہ شخص واپس لوٹ گیا اور سلطان قطب الدین خلجی سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا جواب بتایا۔ اتنی دیر میں بادشاہ کی درد کی وجہ سے اور بھی حالت تباہ ہو گئی اور ہلاکت کے نزدیک پہنچ گیا۔ جب بادشاہ کی ماں نے یہ حال سنا تو اسی وقت آپ رحمہ اللہ کی خانقاہ میں گریہ زاری کرتی ہوئی حاضر ہوئی۔ قدم بوسی کی اور اپنے

فرزند کے لئے دعا کی التجا کی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”اگر بادشاہ اپنی خاص مہر سے دہلی کی سلطنت اس فقیر کے نام

لکھ دے تو وہ کاغذ اور سلطان کا قارورہ لے کر حاضر ہو۔“

سلطان قطب الدین خلجی کی والدہ اسی وقت گئی اور سلطنت کا کاغذ تیار

کر کے مع قارورہ لے کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر

ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ نے وہ کاغذ اس قارورہ میں ڈال دیا اور فرمایا۔

”درویش کے نزدیک دہلی کی سلطنت اس پیشاب کی مانند ہے۔“

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے سلطان قطب الدین خلجی کے

لئے دعا فرمائی اور وہ تندرست ہو گیا۔



قصہ نمبر ۶۶

بیت المال مستحقین میں تقسیم فرما دیا

منقول ہے جب خسرو خان، سلطان قطب الدین خلجی اور اس کی اولاد کو قتل کر کے دہلی کے تخت پر متمکن ہوا اور قطب الدین خلجی کی بیوی سے شادی بھی کر لی تو اس نے تمام علماء و مشائخ دہلی کی خدمت میں بے شمار ہدیے اور تحفے ارسال کئے جن کو بے شمار مشائخ نے قبول بھی کر لیا اور بے شمار مشائخ نے واپس بھی کر دیئے چنانچہ سید علاؤ الدین اور شیخ وحید الدین اور شیخ عثمان سیاح رحمہ اللہ نے ہدیہ قبول نہ کیا اور ان کے علاوہ جن لوگوں نے قبول کیا انہوں نے اسے بطور امانت رکھ چھوڑا۔ وہ جانتے تھے خسرو خان کی حکومت قائم رہنے والی نہیں ہے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں بھی خسرو خان نے پانچ لاکھ روپیہ نذر بھیجے۔ آپ رحمہ اللہ اسے قبول کر کے فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا۔ اس کے چار مہینے بعد غازی الملک نے شہر دیباپور سے خسرو خان پر فوج کشی کی اور اسے قتل کر کے دہلی کا بادشاہ بنا۔ بادشاہ بننے کے بعد اس نے اپنا نام غیاث الدین تغلق رکھا۔ غیاث الدین تغلق نے خزانہ کا انتظام سنبھالا اور خسرو خان نے جتنا روپیہ درویشوں میں تقسیم کیا تھا اسے واپس مانگا۔ جن درویشوں نے اسے امانت رکھ کر چھوڑا تھا انہوں نے واپس کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ سے جب مال مانگا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ بیت المال تھا اور میں نے مستحقین تک پہنچا دیا۔



قصہ نمبر ۶۷

غیب سے اشعار القاء ہونا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آخر شب ہوتی تو ایک شعر غیب سے میرے دل پر القاء کیا جاتا ہے اور صبح تک میں اس شعر کو پڑھ پڑھ کر لطف اندوز ہوتا ہوں۔ آج مجھ پر یہ شعر القاء کیا گیا ہے۔

ورنہ مائیم عذر ما پذیر
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ
گر مجائیم زندہ برد وزیم
سامنے کز فراق چاک شدہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے فرمایا جب میں نے یہ شعر دوسری مرتبہ پڑھا تو ایک عورت میرے سامنے آگئی اور نہایت عجز و الحاح کے ساتھ عرض کرنے لگی آپ کو یہ شعر پڑھنا چاہئے۔ آپ رحمہ اللہ نے حاضرین مجلس سے اس کی تعبیر پوچھی۔ قاضی اشرف الدین جن کو کبھی فیروز بھی کہتے تھے نے عرض کیا حضرت! کیا یہ معاملہ عالم واقع یعنی خواب کا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں بلکہ ایسے ہے جیسے میں اور تم اس وقت بیٹھے ہیں۔ قاضی اشرف الدین نے عرض کیا حضور! وہ دنیا ہے جو آپ رحمہ اللہ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔



قصہ نمبر ۶۸

حق تعالیٰ کی جانب سے وظیفہ مقرر کیا جانا

ایک بزرگ نے بعد وفات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ جنت میں تخت پر جلوہ افروز ہیں اور ان سے فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے میرا ہر روز کا وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ وہ بزرگ بہ سبب ہیبت و عظمت کے آپ رحمہ اللہ سے دریافت نہ کر سکے کہ وہ وظیفہ کیا ہے؟ آخر خود ہی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”دنیا میں اللہ عزوجل نے مجھ سے مخلوق کو وظیفہ دلوایا ہے اور اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول فرمایا ہے اس کے بدلے میرا یہ وظیفہ مقرر کیا گیا ہے کہ ہر روز کئی ہزار دوزخیوں کو میرے سبب بخش دیتا ہے۔“



قصہ نمبر ۶۹

ارنکل کی فتح کی نوید سنانا

مولانا ضیاء الدین کہتے ہیں ایک دفعہ سلطان علاؤ الدین محمد نے اپنے ملازم قنبر بیگ کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں روانہ کیا اور یہ عرض کیا کہ میں نے اپنے بھائی الٹخ خان کے ہمراہ ارنکل کی جانب لشکر روانہ کیا تھا اور ارنکل جنوب کی طرف ایک ولایت ہے مدت ہوئی وہاں سے کچھ خبر نہیں آئی لہذا مجھ کو اپنے برادر حقیقی اور دیگر مجاہدین کی طرف سے سخت تردد لاحق ہے، بہ مجبوری ارادہ کیا ہے کہ خود مع لشکر و فوج کے اس طرف روانہ ہو جاؤں اگر آپ رحمہ اللہ قدم رنجہ فرما کر میرے قلب تاریک کو اپنے نورِ جمال سے منور فرمائیں اور مصلحت کار سے جو خاطر پر مشکف ہو اس سے آگاہی بخشیں تو اس پر عمل کیا جائے۔ اس معروضہ سے سلطان علاؤ الدین محمد کا خاص مقصد یہ تھا کہ کسی طرح آپ رحمہ اللہ اس کے محل میں تشریف لائیں اور اس کو سلاطین عالم میں شرف و امتیاز حاصل ہو۔ قنبر بیگ نے جب یہ معروضہ آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے فرمایا خدمت سلطانی میں میری طرف سے دعا و سلام کے بعد کہنا کہ تم کو جو اہل اسلام سے غمخواری اور ہمدردی ہے تو میں بھی اس میں مشغول ہوں انشاء اللہ عز و جل کل وقت چاشت تم کو ارنکل کے فتح ہونے کی خوشخبری پہنچے گی اور عنقریب چند ہی روز میں تمہارا بھائی بھی مع لشکر کے بخیر و عافیت تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔

مولانا ضیاء الدین کہتے ہیں کہ قنبر بیگ نے یہ جواب سن کر سلطان کو علاؤ الدین محمد کو جا کر سنایا۔ سلطان علاؤ الدین محمد کے قلب مضطر کو از حد اطمینان حاصل ہوا اور دل میں نیت کی کل جس وقت فتح ارنگل کا متردہ آئے گا تو فوراً پانچ سو دینار زر سرخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں نذرانہ ارسال کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے روز ناقہ سوار مع عریضہ و بشارت فتح ارنگل خدمت سلطانی میں حاضر ہوا۔ سلطان علاؤ الدین محمد نے اسی وقت پانچ سو دینار زر سرخ درویشان خانقاہ کے واسطے بارگاہ محبوبی میں ارسال کیں اور آپ رحمہ اللہ کے متعلق اس کا اعتقاد پہلے سے سوگنا بڑھ گیا۔ جب اشرفیاں و مراسلہ سلطانی، آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت خانقاہ میں ایک درویش اسفندیار نامی خراسان سے آیا بیٹھا تھا وہ اشرفیوں کو دیکھ کر عرض کرنے لگا یا شیخ الہدایا مشترک یعنی کہ اس ہدیہ میں میرا بھی حصہ ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تنہا ہی خوشتر و بہتر ہے۔ درویش یہ جواب سن کر افسردہ ہوا اور اٹھ کر چلنے لگا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ان اشرفیوں کو کیوں چھوڑ کر جا رہے ہو میرا مطلب تھا کہ یہ تنہا تمہارے ہی لئے ہیں اور ان میں کسی کی شرکت نہیں ہے۔ درویش یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا اور ان کو اٹھانا چاہا تو وزن زیادہ تھا اس سے اٹھ نہ سکیں۔ تب آپ رحمہ اللہ نے خادم کو حکم دیا کہ اس کی مدد کرو چنانچہ انہوں نے وہ اشرفیاں درویش کے مقام تک پہنچا دیں۔



قصہ نمبر ۷۰

شراب نوشی سے توبہ

سیر العارفین میں حضرت حسن بن علاء بخاری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ شہر دہلی میں ایک بزار شمس الدین نامی تھا۔ ابتداء میں اسے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت باسعادت میں خوش اعتقادی حاصل نہ تھی اور اکثر برائی کے ساتھ آپ رحمہ اللہ کا ذکر کرتا تھا۔ ایک دفعہ یہ بزار عصر کے وقت موضع افغان پورہ میں جو کہ جمنائے کنارے پر واقع تھا میں پہنچا۔ اس موضع میں سے شراب خرید کر لب دریا ایک سبزہ زار میں گیا اور اس کا ارتکاب کرنا چاہا۔ یکا یک اس نے دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ سامنے کھڑے انگلی کے اشارہ سے منع فرما رہے ہیں۔ جوں ہی اس بزار نے آپ رحمہ اللہ کی صورت دیکھی تو جام شراب ہاتھ سے پھینک دیا اور توبہ کی۔ اس کے بعد باوضو ہو کر آپ رحمہ اللہ کی خدمت بابرکت میں قدم بوسی کی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”جس کے نصیب میں سعادت ہوتی ہے وہ گناہوں سے باز آجاتا ہے۔“

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے اس بزار کو شرف ارادت سے مشرف کیا۔ دوسرے دن شمس الدین موصوف نے اپنا تمام اسباب و جائیداد فروخت کی اور اس سے حاصل ہونے والی رقم کو درویشان خانقاہ کی نذر کر دیا اور خود انہوں نے ترک و تجرید پر کمر باندھی چنانچہ وہ مقبولان بارگاہ الہی میں سے ہو گئے۔

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے جب میں رخصت لے کر اودھ کی طرف روانہ ہوا تو قصبہ بیتابی میں شمس الدین سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے دیکھا انہوں نے ایک گڈری پہنی ہوئی ہے اور ایک بڑھئی جس کے گلے میں رسی باندھ رکھی ہے اور ایک لکڑی ان کے پاس ہے اور ایک درویش کا ساتھ بھی ہے۔ میں نے پوچھا کیسا حال ہے؟ انہوں نے کہا الحمد للہ! بہت اچھا ہے اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے نہایت شاد و خرم ہوں، ابواب فتح میرے دل پر کشادہ ہو چکے ہیں اور اب بہار جانے کا قصد رکھتا ہوں۔ میں نے کہا یہ چمڑے کی چھاگل مجھ سے لے لو۔ انہوں نے کہا میرا قیام اکثر مساجد میں ہوتا ہے اور اس مٹی کی بڑھئی کی طرف کوئی نظر نہیں کرتا اگر میں یہ چمڑے کی چھاگل اپنے پاس رکھوں گا تو شاید کوئی طمع کرے اور یہ کہہ کر میرے ہاتھ چومے اور فاتحہ کی درخواست کی اور پھر روانہ ہو گئے۔



قصہ نمبر ۷۱

کھانے میں برکت کا قصہ

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ایک مرید نے دعوت دی اور انہوں نے سماع کے لئے قوال بھی بلائے۔ جب سماع شروع ہوا تو کئی ہزار آدمی اطراف و جوانب سے آکر جمع ہو گئے جبکہ کھانا صرف اسی قدر تھا کہ پچاس یا ساٹھ آدمی کھا سکیں۔ سماع سے فارغ ہو کر صاحب خانہ اس ہجوم کو دیکھ کر ہراساں اور پریشان ہوئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ حال روشن ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مبشر خادم سے فرمایا۔

”لوگوں کے ہاتھ دھلواؤ اور دس دس آدمیوں کو اکٹھے بٹھا کر کھانا تقسیم کرو۔ ایک ایک رکابی سالن ان کے آگے رکھو اور ہر روٹی کے چار ٹکڑے کر کے ڈال دو اور بسم اللہ کہو۔“

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا ہی کیا گیا کہ اور سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے تمام لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی بہت سا کھانا بچ گیا۔



قصہ نمبر ۷۲

غیبی خزانہ

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دہلی میں ایک ترک تلیغہ نامی شخص سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بہت اعتقاد رکھتا تھا۔ ایک دفعہ یہ ترک سواشریاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذر کے واسطے لایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قبول نہ فرمایا۔ ترک نہایت رنجیدہ اور افسردہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے رنج و ملال کو معلوم کر کے ایک اشرافی قبول فرمائی جب بھی اس کا رنج رفع نہ ہوا اور اسی طرح مخزون و غمگین رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

”تھوڑی دیر جہنا دریا کو دیکھتے رہو۔“

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نے جو دریا کو غور سے دیکھا تو تمام دریا زرخ ہو گیا۔ فوراً ہی اس نے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا مگر وہ ضبط نہ رکھ سکا اور خانقاہ شریف سے باہر نکلتے ہی یہ راز بیان کر دیا۔



قصہ نمبر ۷۳

گمشدہ فرمان مل گیا

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 قصبہ سرساوہ میں ایک شخص کے گھر میں آگ لگ گئی اور تمام مال و اسباب مح فرمان
 کے جل کر خاکستر ہو گیا۔ یہ شخص دہلی آیا اور ایک مدت تک اس نے دیوان شاہی میں
 دوڑ دھوپ کر کے دوبارہ فرمان حاصل کیا کیونکہ اس زمانہ میں بڑی طاقت سے فرمان
 حاصل ہوتے تھے۔ اتفاق سے یہ فرمان بھی اس کی بغل سے نکل پڑا اور گرم ہو گیا۔ اس
 نے ہر چند اسے تلاش کیا مگر پتہ نہ لگا۔ آخر کار گریہ زاری کرتا ہوا سلطان المشائخ
 حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور تمام صورتحال بیان کی۔
 آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”مولانا! تم نذر مانو اگر تمہارا فرمان تمہیں مل گیا تو تم شیخ الشیوخ
 والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز دلو اور
 گے۔“

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 اس نے دل و جان سے نذر مان لی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی سلطان المشائخ حضرت
 خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”مولانا! کیا ہی اچھا ہو کہ تم اسی وقت حلوہ خرید کر لاؤ اور نیاز

دلو او۔“

حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نے عرض کیا حضور بہتر ہے اور پھر اسی وقت خانقاہ سے باہر آئے، دروازہ پر ہی حلوائی کی دوکان تھی اس سے حلوہ مانگا۔ حلوائی نے حلوہ تول کر کاغذ کو حلوہ دینے کے واسطے پھاڑنے لگا تو اس نے کاغذ کو غور سے دیکھا تو یہ وہی فرمان تھا جو ان کا گم ہو گیا تھا۔ انہوں نے کاغذ کو حلوائی سے مانگ لیا اور حلوا لے کر خوشی خوشی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام احوال بیان کیا۔ تمام حاضرین مجلس اس کرامت کے اظہار سے خوش ہوئے اور سب نے اپنے اعتقاد کو تازہ کیا۔



قصہ نمبر ۷۴

جب تم کو کچھ ضرورت ہو میرے پاس آ جانا

اخبار الاخیار میں مذکور ہے چند آدمیوں نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری کا قصد کیا اور ہر ایک نے بطور تحفہ کچھ چیزیں خریدیں۔ ان میں سے ایک طالب علم بھی تھا اس نے خیال کیا کہ سب چیزیں آپ رحمہ اللہ کے سامنے رکھی جائیں گی اور خادم اٹھالیں گے اور آپ رحمہ اللہ کو خبر نہ ہوگی کہ کیا چیز ہے؟ پس اس نے تھوڑی مٹی ایک پڑیا میں ڈالی اور اس کو لے کر خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے سب ساتھیوں نے اپنے اپنے ہدایا آپ رحمہ اللہ کے آگے رکھے۔ اس نے بھی اپنی پڑیا رکھ دی۔ خادم نے جب سب چیزیں اٹھائیں تو اس کی پڑیا بھی اٹھانی چاہی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اسے رہنے دو یہ میرے واسطے سرمہ لائے ہیں۔ اس نے یہ اشارہ سنا تو بے حد شرمندہ ہوا اور توبہ کی۔ آپ رحمہ اللہ نے اس پر بڑی مہربانی فرمائی اور فرمایا۔

”جب تم کو کچھ ضرورت ہو میرے پاس آ جانا۔“



قصہ نمبر ۷۵

یہ اس سے بہتر ہے

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا لئے جا رہا تھا کہ راستہ میں اس کے دل میں خیال آیا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں نوالہ ڈالیں تو میری بڑی خوش نصیبی ہے۔ جب یہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے سے دسترخوان اٹھایا گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پان منہ میں رکھا تھا جو یہی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے منہ سے پان نکال کر اس کے منہ میں رکھ دیا اور فرمایا۔
”یہ اس سے بہتر ہے۔“



قصہ نمبر ۷۶

جاؤ وضو کر آؤ

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر سے وضو کر کے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تجدید وضو نہ کرنے سے دل میں خلش ہو رہی تھی کہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے نور باطن سے میرے اس حال کو دریافت فرما کر ارشاد فرمایا۔

”ایک دفعہ سید اجل کے صاحبزادے میرے پاس آئے مین نے ہر چند کے ان کے ساتھ کلام کیا مگر وہ شگفتہ خاطر نہ ہوئے آخر میں نے کہا سید کیا حال ہے؟ میں تم سے بات کرتا ہوں اور تم غائب ہو۔ اس نے کہا مخدوم میں گھر سے وضو کر کے آیا تھا ہنوز تجدید وضو نہیں کیا اسی سبب سے متوحش ہوں۔ میں نے کہا کہ جاؤ وضو کر کے دلجمعی سے بیٹھو۔“

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ یہ واقعہ بیان کر چکے تو میں نے کھڑے ہو کر کہا حضور! میرے ساتھ بھی یہی واقعہ ہوا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے تبسم فرما کر فرمایا۔

”جاؤ وضو کر آؤ۔“

قصہ نمبر ۷۷

تم نے اس پیر مرد کو خوب پہچانا

سیر الاولیاء میں مذکور ہے ایک مرتبہ حضرت مولانا وجیہ الدین پانکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ رہے تھے کہ دیکھا کہ سامنے سے ایک پیر مرد عابدوں کی صورت میں جائے نماز کندھے پر ڈالے اور ایک ہاتھ میں عصا اور ایک ہاتھ میں تسبیح لئے چلا آ رہا تھا جب وہ ان کے سامنے آیا تو سلام کیا اور کہنے لگا مولانا! میں مسافر ہوں اور دور دراز سے آیا ہوں۔ یہ سفر میں نے اس لئے کیا ہے جو مشکلات علمی ہیں تم سے حل کروں۔ پھر اس نے عالمانہ طور پر سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ مولانا وجیہ الدین پانکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تمام سوالات حل کر کے نہایت شافی جوابات دیئے مگر دل میں کہتے تھے کہ یہ شخص شہر کا رہنے والا تو معلوم نہیں ہوتا پھر بھی اس کے پاس اس قدر علم کہاں سے آیا اور اس نے کہاں سے حاصل کیا؟ پھر جب وہ پیر مرد بحث سے فارغ ہوا تو کہنے لگا مولانا! تم کہاں جاتے ہو؟ مولانا وجیہ الدین پانکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ وہ تو اس قدر علوم نہیں رکھتے میں کئی مرتبہ ان کے پاس گیا ہوں اور ان سے علمی سوالات کئے ہیں ان کی نسبت تو تم ہی علم زیادہ رکھتے ہو۔ مولانا وجیہ الدین پانکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے فرمایا تم کیا کہتے ہو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عز و جل نے

علم لدنی عطا فرمایا ہے وہ علم میں متبحر ہیں۔ اس نے پھر وہی کہا مولانا! تم کو معلوم نہیں ہے میں کئی بار ان کے پاس گیا ہوں اور ان کی علمی لیاقت دیکھی ہے وہ تو کچھ بھی علم نہیں رکھتے۔

مولانا وجیہہ الدین پاکلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی باتیں سن کر میں نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا تو وہ پیر مرد جو کہ میرے پاس کھڑا باتیں کر رہا تھا کہنے لگا مولانا! یہ نہ پڑھو۔

مولانا وجیہہ الدین پاکلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شیطان ہے۔ میں نے پھر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا تو وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ پھر میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو تمام واقعہ انہیں بیان کرنے ہی والا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔
”مولانا! تم نے اس پیر مرد کو خوب پہچانا ورنہ اس شیطان نے تمہارا ایمان خراب کر دیا تھا۔“



قصہ نمبر ۷۸

بدسلوکی پر بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا

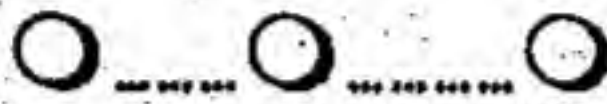
ایک دفعہ ساٹھ درویش حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور انہوں نے خانقاہ کے صحن میں گانا اور ناچنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ آپ رحمہ اللہ کو گالیاں بھی دیتے جاتے تھے۔ آخر جب وہ فارغ ہوئے تو آپ رحمہ اللہ نے حکم دیا کہ ساٹھ طباق کھانا لنگر سے لا کر ان کو دے دو۔ جب کھانا ان کے سامنے آیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور آپ رحمہ اللہ کو سخت ست کہنے لگے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”یہ کھانا اس چیز سے برا نہیں ہے جو نواح قرن میں تم نے کھائی تھی۔“

درویش اس بات کو سن کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے قدموں میں گر پڑے اور پھر ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ جو کرامت ہم دیکھنا چاہتے تھے وہ ہم نے دیکھ لی۔ آپ رحمہ اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی اور خود بالا خانہ پر تشریف لے گئے۔

درویشوں نے کھانا کھایا اور لوگوں نے ان کی کیفیت دریافت کی تو کہنے لگے ہم ایک دفعہ نواح قرن میں سفر کر رہے تھے۔ رفتہ رفتہ ایک جنگل میں پہنچے جہاں تین روز تک کھانے کی کوئی چیز میسر نہ آئی اور وہیں ہمارا اس جگہ سے بھی گزر ہوا۔

جہاں حضرت اولیس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے دندانہائے مبارک کا مزار ہے۔ اس کی زیارت سے ہم مشرف ہوئے۔ پھر ہم نے وہاں ایک اونٹ مردہ دیکھا جو کہ سڑ رہا تھا ہم نے اس میں سے کچھ گوشت کاٹ کر پکایا اور کھا لیا کیونکہ بھوک کے مارے ہمارا برا حال تھا۔ آج وہی واقعہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کرامت سے ہم کو یاد دلایا ہے۔



قصہ نمبر ۷۹

خواجہ اقبال کی سرزنش

ایک دفعہ خواجہ اقبال نے ایک خراس والے کو جس پر کچھ روپیہ باقی تھا کو پابجولاں کر دیا اور بسبب خوف و دہشت کے حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کوئی شخص یہ واقعہ بیان نہ کر سکا۔ ایک روز وہ خراس والا ہی کسی نہ کسی طرح خانقاہ کے دروازے پر حاضر ہوا اور اندر آنا چاہا مگر خدام نے اسے اندر آنے نہ دیا۔ اس کی زنجیروں کی آواز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو فرمایا۔

”جو شخص دروازہ پر آیا ہے اس کو اندر آنے دو۔“

وہ خراس والا اندر آیا اور حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور حال عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو طلب فرمایا اور کہا کہ یہ کیا کام ناموزوں تم نے کیا ہے۔ اللہ کا مال اللہ کے ملک اللہ کے بندے کچھ تم نے کھایا اور کچھ بندوں کو کھلایا اور کچھ اس غریب نے کھایا پھر یہ کیا بات ہے کہ تم نے اس کو پابجولاں کیا ہے؟ آئندہ ایسی حرکت مت کرنا اور اسی وقت لوہار کو بلا کر اس کی زنجیر کٹوا دی۔



قصہ نمبر ۸۰

مولانا ظہیر الدین بھکری کو نوازا

مولانا شمس الدین یحییٰ رحمہ اللہ ایک مرتبہ اودھ سے دہلی تشریف لائے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر اپنے استاد مولانا ظہیر الدین بھکری کے پاس نہ گئے۔ مولانا ظہیر الدین بھکری کو اس کا علم ہوا تو ان کو بہت رنج ہوا۔ پھر مولانا شمس الدین یحییٰ رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ سے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ کے مزار پاک کی زیارت کے لئے اجازت چاہی اور وہاں سے فارغ ہو کر اپنے استاد مولانا ظہیر الدین بھکری کی خدمت میں گئے۔ جب مولانا ظہیر الدین بھکری کی خدمت میں پہنچے تو وہ آپ رحمہ اللہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور لوگوں سے باتیں کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے۔

”میں آدمیوں کو جہالت سے باہر نکالتا ہوں اور آدمیت سکھاتا ہوں اور یہ آراستہ ہو کر دوسروں کے مرید اور بندے ہو جاتے ہیں، وطن سے دہلی آ کر میری ملاقات کو بھی نہیں آتے، حق استاد ی بالکل باطل کر دیتے ہیں۔“

مولانا شمس الدین یحییٰ رحمہ اللہ ان تمام باتوں کو سنتے رہے اور آخر میں صرف

راتنا کہا۔

”اگر آپ سلطان المشائخ رحمہ اللہ سے ایک بار مل لیں تو جانیں

کہ وہ کیسے شخص ہیں؟“

پھر ایک روز مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد مولانا ظہیر الدین بھکری کو سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بہت تعظیم و تکریم کی اور پھر حدیث کے موضوع پر گفتگو شروع کی اور بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس عرصہ میں جو کچھ نقد و جنس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو اٹھانے نہ دیا اور فرمایا چار سو روپیہ اور لے کر آؤ۔ پھر فرمایا مولانا ظہیر الدین کی مہمانی کرو۔ مولانا ظہیر الدین بھکری اس اخلاق کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنے لگے کہ سبحان اللہ! عالم میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تمام بدن روح مجسم ہو گیا ہے اور از سر تا پا حلم و مروت کی صورت ہیں۔ پھر مولانا ظہیر الدین بھکری کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا اعتقاد پیدا ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصان خاص میں شمار ہوئے۔



قصہ نمبر ۸۱

قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات

سیر الاولیاء میں منقول ہے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے مابین دوستی کا رشتہ تھا اور ان دونوں حضرات کی آپس میں کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ان حضرات کی پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ، سلطان قطب الدین خلجی کے زمانہ میں ملتان سے دہلی تشریف لائے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ان کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے اور حوض خاص پر صبح کے وقت ان کے مابین پہلی ملاقات ہوئی۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کے ساتھ نہایت خلوص اور محبت و عزت اور تکریم سے پیش آئے مگر یہ ملاقات بہت تھوڑی دیر رہی۔ اس کے بعد قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ جب سلطان قطب الدین خلجی سے ملے تو سلطان قطب الدین خلجی نے پوچھا اس شہر کے مشائخ میں سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کس سے ہوئی؟ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو سب سے بہتر ہیں یعنی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے ملاقات ہوئی۔

قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی میں قیام کے دوران معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد کیلو کھڑی میں نماز

جمعہ ادا فرماتے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ڈولی میں سوار ہو کر جامع مسجد کیلو کہڑی تشریف لے گئے اور شمالی دالان کے پاس رونق افروز ہوئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ جنوبی دالان میں تشریف فرما ہوتے تھے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو نماز کے بعد معلوم ہوا کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ بھی مسجد میں تشریف فرما ہیں تو مع یاران کے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ جب شمالی دالان کی جانب پہنچے تو دیکھا کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ ابھی تک نماز میں مشغول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی پشت کی جانب بیٹھ گئے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو دونوں بزرگ نہایت پر تپاک اور محبت سے ملے۔ بعد ازاں ڈولی حاضر ہوئی تو قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ پہلے سوار ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں پہلے آپ سوار ہوں گے۔ الغرض! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ پہلے سوار ہوئے اور غیاث پور کی طرف رخ فرمایا۔



قصہ نمبر ۸۲

دین کے بادشاہ

ایک مرتبہ سید کمال الدین احمد رحمہ اللہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے یاران میں سے تھے کو علم ہوا کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمہ اللہ، آپ رحمہ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں چنانچہ سید کمال الدین احمد رحمہ اللہ اس کی اطلاع آپ رحمہ اللہ تک پہنچانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے اور خطیرہ تشریف لائے اور خطیرہ وہ عمارت تھی جو خواجہ ایاز کی عمارت کے نام سے معروف ہے۔ خطیرہ سے آگے لب حوض پر ایک چبوترہ تھا اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آج آپ رحمہ اللہ کا مزار پاک مرجع گاہ خلائق ہے اور خواجہ ایاز کی برہی جہاں آپ رحمہ اللہ اکثر تشریف فرما ہوتے تھے وہ اب بھی موجود ہے۔ سید کمال الدین احمد نے آپ رحمہ اللہ کو خبر دی کہ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمہ اللہ دہلی تشریف لا رہے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہو سکتا ہے ان کا ارادہ دہلی آنے کا نہ ہو بلکہ وہ اندر پتہ جا رہے ہوں اور وہاں کے مشائخ سے ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔

پھر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے خواجہ اقبال سے کہا کہ تم کھانا تیار کرو۔ اس دوران قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمہ اللہ تشریف لے آئے اور آپ رحمہ اللہ بالا خانے سے نیچے تشریف لائے اور گنبد کی دہلیز جسے اب بری گنبد کہتے ہیں اور یہ گنبد چبوترہ یاران کے نزدیک واقع ہے پر دونوں حضرات کی

ملاقات ہوئی۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ کے پیر میں اس وقت کچھ تکلیف تھی جس کے سبب انہوں نے ہر چند کوشش کی مگر ڈولی سے نہ اتر سکے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے بھی قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ کو اترنے نہ دیا اور وہ ڈولی میں ہی بیٹھے رہے۔ آپ رحمہ اللہ بھی وہیں تشریف فرما ہوئے اور تھوڑی دیر دونوں حضرات میں باہم گفتگو ہوتی رہی۔ مولانا عماد الدین رحمہ اللہ جو قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ کے برادر صوری و معنوی تھے عرض کرنے لگے آج دونوں بزرگوں کے سبب سے عجب بابرکت مجلس ہے اور خیر المجالس وہی مجلس ہے جس میں علمی بحث ہو۔ یہ کہہ کر آپ رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ اس وقت خاموش بیٹھے تھے اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ نے بھی کوئی بات نہ فرمائی تھی۔ اس کے بعد مولانا عماد الدین رحمہ اللہ نے سوال کیا حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اس میں کیا حکمت تھی۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا حضرت بیان کریں گے۔ آپ رحمہ اللہ نے ”قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ سے فرمایا خود ہی بیان فرمادیں۔“

قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”حضور نبی کریم ﷺ کے لئے جس قدر درجات و کمالات

نبوت مقرر کئے گئے تھے وہ اس بات پر موقوف تھے آپ ﷺ

مدینہ منورہ تشریف لے جائیں اور اصحاب صفہ میں جو مدینہ منورہ

کے اندر تھے کھنچ کر تکمیل کریں۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”ہجرت کی ایک وجہ اس ضعیف کے خیال میں بھی آئی ہے اور اگرچہ یہ کسی کتاب میں نظر سے نہیں گزری اور وہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد و انوار سے اہل مکہ نے خوب فیض اٹھایا تھا مگر مدینہ منورہ کے وہ لوگ جو کہ خدمت عالی میں نہیں پہنچ سکے تھے اور آپ ﷺ کے دیدار سے محروم تھے انہی کی وجہ سے ہجرت کا حکم ہوا تا کہ وہ ناقصان بھی درجہ کمال کو پہنچ سکیں۔“

الغرض! جب دسترخوان بچھانے کا وقت ہوا تو حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یہ خدمت بجالائے کیونکہ دیگر یاران میں سے اور کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ دونوں بزرگوں کے سامنے اس خدمت کو انجام دے سکے۔ جب حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ ڈولی کے اندر دسترخوان بچھانے آئے تو دیکھا کہ بہت سی عرضیاں پڑی ہوئی ہیں۔ ان سب کو حضرت سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہٹا کر ایک طرف کیا تا کہ دسترخوان بچھایا جاسکے۔ اس وقت قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین و العالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے ہیں کہ یہ کاغذ کیسے ہیں؟ یہ مسکینوں کی عرضیاں ہیں جب میں بادشاہ سے ملنے جاتا ہوں تو وہ یہ عرضیاں میری ڈولی میں ڈال دیتے ہیں تا کہ ان کی حاجات پوری ہو جائیں۔ آج ان لوگوں کو یہ خبر نہ تھی کہ میں بادشاہ وقت سے نہیں بادشاہ دین سے ملنے جا رہا ہوں اور ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر معذرت اور انکساری فرمائی۔ پھر جب دونوں بزرگ کھانے سے فارغ ہوئے تو خواجہ اقبال نے کئی تھان پارچہ جھریلی و شانہ باف کے نہایت عمدہ اور مکلف و باریک اور ایک مہین کپڑے میں

سوا شریفوں کی گرہ باندھی اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیں۔ گرہ کے اندر سے اشرفیوں کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے سونے کو پوشیدہ کر۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال سے فرمایا اپنے سونے اور اپنے جانے اور اپنے مذہب کو بھی پوشیدہ کر۔ پھر قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ہدیہ قبول نہ کیا۔ خواجہ اقبال نے یہ ہدیہ مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور انہوں نے بھی قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت میں اسے قبول نہ کیا۔ پھر جب قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ کیا تو انہوں نے وہ ہدیہ قبول کر لیا۔



قصہ نمبر ۸۳

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ پر سحر کا کاری وار

فوائد الفواد میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر کسی نے سحر کیا جس کے سبب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو ماہ سخت تکلیف اٹھائی۔ احباب ایک شخص کو لائے جس کو جادو نکالنے میں بڑی مہارت تھی وہ شخص خانقاہ میں پھر کر جگہ کی مٹی سوگھنے لگا یہاں تک کہ جب اس نے ایک جگہ کی مٹی سوگھی تو کہا کہ اس جگہ کو کھودو جب اس جگہ کو کھودا گیہ تو سحر نکلا جس کو توڑتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صحت اور شفاء پائی۔ پھر اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا مجھے اس کام میں مہارت ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں تو اس شخص کا نام و نشان بیان کروں جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر سحر کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں کرنا ہم نے اسے رسوا نہیں کرنا اس نے جو کچھ میرے حق میں کیا ہے میں نے اسے معاف کیا۔



قصہ نمبر ۸۴

نورِ باطن

حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مجلس میں بہت سے مشائخ جمع تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ عجب فارغ البال باطن رکھتے ہیں کہ اہل و عیال وغیرہ کا ان کو کچھ غم نہیں ہے۔ اللہ عز و جل نے دنیاوی اقبال بھی ایسا عنایت کیا ہے کہ ہزار ہا بندگانِ خدا کی پرورش فرماتے ہیں اور کبھی ان کے پاس سے غم کا گزر معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس آیا تو اس واقعہ کو بیان کرنا چاہا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے نورِ باطن سے تمام واقعہ معلوم ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

”یا با شرف الدین! جو رنج و غم گھڑی گھڑی مجھ کو پہنچتا ہے معلوم نہیں کسی اور کو بھی پہنچتا ہو گا کیونکہ جو شخص میرے پاس آ کر اپنا درد دل بیان کرتا ہے میرے قلب پر اس کا صدمہ ہوتا ہے وہ شخص تہایت سخت قلب ہے جس کے دل پر اس کے برابر دوسری کے درد کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔“



قصہ نمبر ۸۵

فتح اسلام کی نوید

جوامع الکلم میں منقول ہے ایک دفعہ سلطان علاؤ الدین خلجی کی تمام فوج مغلوں کے مقابلہ پر دہلی سے بہت دور کسی مقام پر گئی ہوئی تھی کہ مغل ایک لاکھ فوج لے کر ہمالیہ کے درہ سے نکل آئے اور امر وہہ تک آن پہنچے۔ جب یہ خبر سلطان علاؤ الدین خلجی کو ہوئی تو وہ نہایت پریشان و متفکر ہوا۔ اس نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی بارگاہ میں عرض پہنچائی۔

”مسلمانوں پر سخت حادثہ گزرا ہے اور اگر آپ رحمہ اللہ حال پر توجہ فرمائیں اور دعا کریں تو انہیں فتح ہوگی۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے اپنے یاران سے فرمایا۔

”فتح اسلام کے واسطے دعا کرو۔“

اسی دن یاران میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔

”حضور میں نے عالم معاملہ میں دیکھا ہے کہ مسلمانوں کی فوج

میں ایک جوان گھوڑے پر سوار ہے اور غیب سے آواز آئی کہ ہم

نے اس جوان کے سبب اس لشکر کو بخش دیا۔“

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”اگر تم اس شخص کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟“

اس نے جواب دیا۔

”حضور! میں اسے پہچان لوں گا۔“

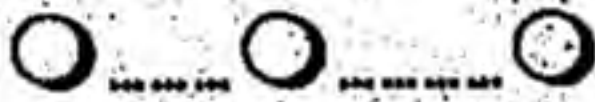
پھر خواجہ ضیاء الدین عماد الملک گھوڑا دوڑاتے ہوئے اور فتح کی خبر پہنچانے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا۔

”دیکھو کیا یہ وہی جوان ہے؟“

اس نے قدم بوس ہو کر فرمایا۔

”جی ہاں حضور! یہ ہی وہ شخص ہے۔“

یاد رہے خواجہ ضیاء الدین وہی ہیں جنہوں نے غیاث پور میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ تعمیر کروائی اور ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کے ہاتھ کام میں اور دل یاد باری تعالیٰ میں مشغول رہتا تھا۔



قصہ نمبر ۸۶

گمشدہ کلاہ مل گئی

مولانا بدر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے ایک دفعہ دریا نربدہ کے کنارہ پر جا رہے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کلاہ مبارک جو ان کے سر پر تھی وہ دریا میں غرق ہو گئی۔ مولانا بدر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے افسوس میں دریا کے کنارے پر بیٹھ گئے اور اسی غم و غصہ میں اپنی جان دینے کا ارادہ کیا۔ اسی وقت ان پر غنودگی طاری ہو گئی اور خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سامنے کھڑے ہیں اور نہایت شفقت سے وہی کلاہ ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں اور کلاہ دینے کے بعد تشریف لے گئے۔ جب مولانا بدر الدین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو کلاہ کو اپنے ہاتھ میں دیکھا۔



قصہ نمبر ۸۷

جو کچھ دل میں چاہا تھا وہ پالیا ہے

فوائد الفوائد میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ میں رونق افروز تھے کہ ملک محمد، غیاث پور سے مع اور تین یاروں کے خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی بجالائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حکم دیا کہ بیٹھو اور وہ بیٹھ گئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ وہ خربوزہ جو تم نے رکھا ہے لے آؤ اور ملک محمد کو دے دو۔ خواجہ اقبال نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ اقبال سے فرمایا مہری اور کھجوریں جو موجود ہیں وہ بھی ان میں تقسیم کر دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر یہ چاروں یار اٹھ کر قدم بوس ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور ہم نے جو کچھ دل میں چاہا تھا وہ پالیا ہے۔



قصہ نمبر ۸۸

پانی میٹھا ہو گیا

جوامع الکلام میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی خانقاہ میں ایک کنواں کھودا جا رہا تھا۔ جب کنواں کھودا گیا تو اس میں سے پانی کھارا نکلا۔ خواجہ اقبال نے آپ رحمہ اللہ سے فرمایا حضور! اس کنویں کا پانی کھارا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ بات تم مجھ سے سماع میں کہنا چنانچہ ایک دن آپ رحمہ اللہ سماع سن رہے تھے تو خواجہ اقبال نے عرض کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ایک دوات اور قلم لے کر آؤ۔ خواجہ اقبال نے سب کچھ حاضر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے کاغذ پر کچھ لکھا اور خواجہ اقبال کو دے دیا اور کہا اس پرچہ کو کنویں میں ڈال دو۔ اس پرچے کو کنویں میں ڈالنے کی دیر تھی کہ پانی میٹھا ہو گیا۔



قصہ نمبر ۸۹

مردِ غیب

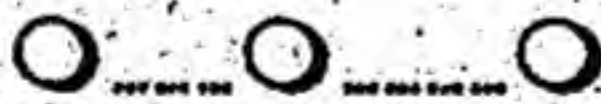
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مولانا رشید نغزی کی زیارت سے واپس آ رہا تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص نشہ کی حالت میں بالکل بے ضبط و بے اختیار چلا آ رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ نہ ہو کہ یہ پاگل مجھ کو کچھ نقصان پہنچائے میں اس کی طرف سے ہٹ کر دوسری طرف چلنے لگا۔ وہ میری ہی طرف مڑ آیا اور دوڑ کر مجھ سے لپٹ گیا اور میرے سینہ کو چوم کر کہنے لگا الحمد للہ! اب بھی مسلمانوں میں ایسا سینہ موجود ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا میں نے جو مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی نہ تھا۔



قصہ نمبر ۹۰

عالم کی غرض پوری ہو گئی

ایک عالم، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھ کو مرید کر لیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے دلی مقصد کا نورِ باطن سے پتہ چل گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کو کیا ضرورت ہے؟ آخر جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ سچ بتاؤ تم کس نیت سے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں ناگور میں ایک زمین رکھتا ہوں اور وہاں کا جاگیردار مجھ کو ایذا دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں تم کو ایک رقعہ لکھ دوں کہ جس سے تمہارا کام ہو جائے تو پھر تم مرید تو نہ ہو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جاگیردار کے نام رقعہ لکھ دیا اور ان عالم کی غرض پوری ہو گئی۔



قصہ نمبر ۹۱

احوال ہفت شاہان

جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ، شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمہ اللہ کی خدمت اقدس سے سعادتِ خلافت حاصل کر کے دہلی تشریف لائے تو سلطان غیاث الدین بلبن کی سلطنت کا زمانہ تھا اور سلطان غیاث الدین بلبن سیر الاولیاء کی روایت کے مطابق ۶۶۲ھ میں تخت نشین ہوا تھا اس کا اصل نام الغ خان تھا اور تخت نشین ہونے کے بعد غیاث الدین لقب مشہور کیا۔ غیاث الدین بلبن نہایت عادل، منصف مزاج، غریب پرور اور فقراء سے محبت اور خلوص رکھنے والا تھا۔ اسے شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود رحمہ اللہ کی خدمت میں کمال درجہ کی عقیدت اور نیاز حاصل تھی اسی لئے وہ آپ رحمہ اللہ سے بھی بہت عقیدت اور محبت سے پیش آتا تھا اور معقول نذر و نیاز آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے ایک خان شہید اور دوسرا ناصر الدین محمود۔ خان شہید کو سلطان غیاث الدین بلبن نے اپنا ولی عہد بنا کر ملتان اور پنجاب کا حاکم مقرر کیا تھا اور حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ بھی انہیں کے ساتھ ملتان تشریف رکھتے تھے۔ جب خان شہید مغلوں کی جنگ میں شہید ہوا تو حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ بھی مغلوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور پھر وہ کسی تدبیر سے رہائی پا کر دہلی تشریف لائے۔ غیاث الدین بلبن کو اپنے لائق فرزند کی شہادت کا از حد صدمہ ہوا۔ آخر اسی رنج میں کل تیس سال حکومت کر کے

۶۸۵ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔ اس کی رحلت کے بعد اس کے وزراء نے اس کی وصیت کے برعکس ان کے پوتے معز الدین کی قباد کو سترہ سال کی عمر میں بادشاہ بنادیا۔ یہ نوجوان اگرچہ حسن صورت رکھتا تھا مگر حسن اخلاق سے متصف نہ تھا۔ عیاشی، شراب خوری اور فحاشی میں مبتلا ہو کر اس نے اپنی سلطنت کو مع خاندان کے برباد کر دیا مگر یہ بادشاہ بھی بزرگانِ دین سے عقیدت رکھتا تھا اور اسی کے عہد میں آپ رحمہ اللہ کی غیاث پور میں خانقاہ تعمیر ہوئی۔ اس نے موضع کیلو کبڑی میں اپنے رہنے کے لئے محل و مکانات تعمیر کروائے اور ایک نیا شہر آباد کیا۔ شراب نوشی کی وجہ سے مرضِ فالج میں مبتلا ہو گیا اور سلطان جلال الدین خلجی نے محل کیلو کبڑی میں تخت پر قبضہ کر لیا اور قباد کو قتل کر دیا۔

حضرت امیر خسرو رحمہ اللہ نے کتاب قران السعدین، قباد کے نام ہی سے معنون کی ہے۔ سلطان جلال الدین خلجی نے از سر نو قصر کیلو کبڑی کو تعمیر کروایا اور نہایت بارفیت و سر بلند حصار سے شہر کی رونق و حفاظت دو بالا کی۔ یہ بادشاہ بھی بزرگانِ دین کا عقیدت مند اور معتقد و اخلاص مند تھا۔ آخر سترہ رمضان المبارک ۶۹۵ھ کو جلال الدین خلجی اپنے بھتیجے اور داماد کے ہاتھوں بمقام کٹڑہ مانکپور میں شہید ہوا اور سلطان علاؤ الدین خلجی نے تخت پر قبضہ کر لیا اور دہلی کی سلطنت سنبھالی۔

سلطان علاؤ الدین خلجی اگرچہ زیادہ ذی علم نہ تھا مگر عقل و فہم میں بدرجہ کمال حاصل رکھتا تھا۔ عقل کے زور سے ہی اس نے تمام اقلیم ہند اور ممالک دور دراز کو اپنے قبضہ میں کیا۔ بزرگوں سے اس کو بھی بے حد عقیدت تھی اور یہ بارہا آپ رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کی تمنا ظاہر کرتا رہا مگر آپ رحمہ اللہ نے اسے منظور نہ کیا۔ اس کے دونوں چہیتے بیٹے خضر خانیق اور شادی خان، آپ رحمہ اللہ کے مرید تھے۔

خضر خان نے وہ گنبد تعمیر کرایا تھا جو اب آستانہ شریف کی مسجد کا کام دے رہا ہے۔

سلطان علاؤ الدین خلجی نے بیس سال حکمرانی کر کے مرض استسقاء میں انتقال فرمایا اور بعض مورخین کا خیال ہے کہ ملک نائب پیش بریدہ و پس دریدہ جو کہ ان کا پرانا معشوق تھا وہی ان کی ہلاکت کا باعث بنا۔ اس کے بعد اس کا فرزند نیانگی قطب الدین اسی سال ۷۱۵ھ کو اپنے تین بھائیوں خضر خان، شادی خان اور شہاب الدین کو شہید کر کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور چونکہ خضر خان اور شادی خان، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ارادت رکھتے تھے اسی سبب سے اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عداوت ہوئی۔ اسی ضد کی بنا پر ضیاء الدین رومی کا مرید بنا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دشمنی ظاہر کرنی شروع کی اور ایذا پہنچانی شروع کی۔ ایک روز ضیاء الدین رومی کی قبر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا آمناسامنا ہوا مگر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ کی اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلام کا جواب دیا۔ بالآخر یہ خسرو خان کے ہاتھوں قتل ہوا جس کی تفصیل سیر الاولیاء میں یوں منقول ہے کہ جب قطب الدین نے نئی مسجد بنائی تو کل علماء و فضلاء کو اس میں نماز جمعہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سب نے حکم سلطانی کی تعمیل کی اور صرف حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے معتقدین نہ گئے۔ اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جامع مسجد کیلو کہڑی قدیم اور ہم سے قریب ہے اور زیادہ حقدار ہے ہم دوسری مسجد میں نہیں جاسکتے۔ قطب الدین اس جواب سے سخت ناراض ہوا پھر اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ تمام علماء و مشائخ ماہ نو کے سلام کو حاضر ہوا کریں چنانچہ سب حاضر ہوتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ گئے بلکہ اپنے بدلے اپنے خادم خاص و زر خرید غلام خواجہ اقبال کو بھیج دیا۔ دشمنوں نے قطب الدین کو بہکا کر بزور بازو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کا مطالبہ کیا اور اس نا عاقبت اندیش نے حکم دیا مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

آئندہ ماہ نو کی تہنیت کے لئے حاضر ہوں گے ورنہ میں انہیں بزورِ بازو حاضر کروں گا۔
مخلصین نے یہ خبر آپ رحمہ اللہ کے گوش گزار کی۔ آپ رحمہ اللہ نے کچھ نہ فرمایا اور سیدھے
اپنی والدہ صاحبہ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے اور جا کر عرض کی اگر بادشاہ نے
میری بے حرمتی کی تو آئندہ نئے چاند پر میں آپ کی قبر پر حاضر نہ ہوں گا اور آپ
رحمہ اللہ چاند کی پہلی تاریخ کو اپنی والدہ کے مزار پر حاضری دیتے تھے اور پھر آپ رحمہ اللہ
خانقاہ میں تشریف لائے اور باطمینان باقی سارا مہینہ گزارا۔ جب چاند رات ہوئی تو
اجباب نے عرض کیا حضور! حکم ہو تو بادشاہ کے پاس تشریف لے جانے کے لئے شیرینی
وغیرہ کا سامان کیا جائے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میں بادشاہ کے پاس نہیں جاؤں گا۔
یہ سن کر خدام و مریدین سخت متفکر ہوئے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تم کچھ فکر نہ کرو میں
نے خواب دیکھا ہے کہ ایک بچار نے مجھ پر حملہ کیا ہے اور میں نے اس کے دونوں
سینگ پکڑ کر اس زور سے دے مارے کہ وہ ہلاک ہو گیا پس مجھے یقین ہو گیا کہ میں
بادشاہ پر غالب رہوں گا۔ جب نصف شب ہوئی تو آپ رحمہ اللہ خانقاہ کی چھت پر
ٹہلنے لگے اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

اے رو بہک چرا نہ نشستی بجائے خویش

با شیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

اسی وقت خسرو خان نے قطب الدین کا سر کاٹ کر محل کے نیچے پھینک دیا

اور خود تخت سلطنت کا مالک بن بیٹھا اور قطب الدین کی منکوحہ سے شادی کی۔ آخر یہ

نمک حرام بھی جلد ہی اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا یعنی سلطان غیاث الدین تغلق کے

ہاتھوں صرف چھ ماہ بعد ہی قتل ہوا۔

۷۲۰ھ میں سلطان غیاث الدین تخت دہلی پر متمکن ہوا اور اس بادشاہ کو اسی

سبب سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ سے عداوت ہو گئی کہ خسرو خان نے جو نذرانہ فقراء میں تقسیم کیا تھا وہ واپس مانگ لیا اور سب نے وہ نذرانہ واپس کر دیا مگر آپ رحمہ اللہ نے واپس نہ کیا جیسا کہ گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا ہے۔ اس بات سے سلطان غیاث الدین کی طبیعت برا فروختہ ہوئی اور دوم مفسد ملاؤں نے بھڑکایا اور آخر اس نے لکھنؤ سے دہلی واپس آتے ہوئے یہ جملہ کہا کہ میں دہلی پہنچتے ہی سب سے پہلے آپ رحمہ اللہ کو شہر بدر کروں گا۔ یہ خبر آپ رحمہ اللہ کو بھی پہنچی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔

”ہنوز دہلی دور است۔“

یعنی دہلی ابھی دور ہے۔

جب سلطان غیاث الدین دہلی کے نزدیک پہنچا تو اس کے بیٹے محمد نے حکم دیا کہ تغلق آباد سے تین میل کے فاصلے پر موضع افغان پورہ میں ایک مختصر و خوشنما محل تعمیر کیا جائے تاکہ بادشاہ پہلے وہاں ایک روز قیام فرمائیں اور دوسرے روز باکو کبہ شاہی تغلق آباد میں تشریف لا کر شاہی جلوس کریں۔ ایسا ہی ہوا اور غیاث الدین نے اس محل میں قیام کیا۔ تمام امراء استقبال کے لئے حاضر ہوئے اور کھانے کے بعد جب امراء واپس آئے تو یکایک مکان کی چھت پر بجلی گری اور غیاث الدین مع چھ سات دیگر ہمراہیوں کے ملک عدم کو روانہ ہوا۔ اللہ عزوجل نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ کو پورا کر دکھایا کہ

”ہنوز دہلی دور است۔“

اس کے بعد اسی سال یعنی ۷۲۵ھ کو سلطان محمد بن تغلق سلطنت پر رونق افروز ہوا۔ یہ بادشاہ بھی ابتداء میں بہت نیک اور عادل تھا اسی سبب سے اس نے

پہلے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر رقبہ بنوایا مگر بعد میں اس نے علماء و مشائخ کو نقصان پہنچانے اور تنگ کرنے پر کمر باندھ لی اور حضرت مجدد و نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ جس سال یہ بادشاہ تخت نشین ہوا تھا اسی سال حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا۔ بالآخر سلطان محمد بن تغلق ستائیس سال حکومت کرنے کے بعد ٹھٹھہ دریائے سندھ کے کنارے بیمار ہو کر مرا اور اسی سال اس کا بھتیجا سلطان فیروز شاہ تخت نشین ہوا۔



قصہ نمبر ۹۲

قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے اور قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا یہ دن عشرہ ذوالحجہ کے ہیں ہر شخص حج کی سعادت حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے مگر میں نے یہ کوشش کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہو کر حج کی سعادت حاصل کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر چشم پر آب ہو کر معذرت کی۔



قصہ نمبر ۹۳

مکارم اخلاق

فوائد القواد میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے کہ ایک فقیر آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت سخت ست کہنے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔ جب وہ خوب کہہ چکا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کچھ مرحمت فرمایا اور وہ رخصت ہوا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ ”بہت سے لوگ میرے لئے تحفے لے کر آتے ہیں اور ہدیہ دیتے ہیں کوئی تو ایسا ہونا چاہئے جو ان کا بدلہ دے۔“



قصہ نمبر ۹۴

بدسلوکی کا جواب حسن سلوک سے دیا

سیر العارفین میں منقول ہے ایک دن خواجہ عطاء اللہ کے بھائی جو کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے نواسہ تھے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قلم و کاغذ کا پرچہ لا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ فلاں رئیس کے نام ایک رقعہ لکھ دیں تاکہ وہ میرے ساتھ کچھ سلوک کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری اس رئیس سے کچھ شناسائی نہیں ہے اور بغیر شناسائی کے رقعہ کیسے لکھا جاسکتا ہے؟ یہ سنتے ہی وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کو برا بھلا کہنے لگا اور کہا کہ تم ہمارے جد امجد کے مرید ہو اور ہمارے خاندان کے صدقہ میں تم کو یہ دولت ملی ہے تم کو ایسے کفرانِ نعمت نہیں کرنی چاہئے، تم میرے لئے ایک رقعہ نہیں لکھ سکتے تو تم نے یہ کیا شیخی بگاڑ رکھی ہے اور اپنے تئیں مشہور کر رکھا ہے۔ پھر یہ کہہ کر دوات کو زمین پر دے مارا اور اٹھ کر چلنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت ان کا دامن پکڑا اور فرمایا نکدر کیوں جاتے ہو صفائی کرتے ہوئے جاؤ اور پھر کچھ روپیہ ان کے آگے رکھ دیئے اور جو انہوں نے قبول کر لیا اور خوش خوش چلے گئے۔



قصہ نمبر ۹۵

تم کو جبہ قیمتاً پڑ جائے گا

حضرت خواجہ ابو بکر مصلی دار رحمہ اللہ جو کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے خلیفہ خاص اور آپ رحمہ اللہ کے قرابت داروں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ رحمہ اللہ نے مجھ کو ایک جبہ عنایت فرمایا اور میں نے چاہا کہ شکرانہ میں کچھ آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں لے جاؤں۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ پھر تو تم کو یہ جبہ قیمتاً پڑ جائے گا۔ میں اس کی بات سے سخت ناراض ہوا اور شکرانہ لے کر آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ رحمہ اللہ نے اس میں سے ایک سیر روغن قبول فرمایا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ سب قبول ہو تو آپ رحمہ اللہ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا پھر تو تم کو جبہ قیمتاً پڑ جائے گا۔



قصہ نمبر ۹۶

کشف احوال

ایک طبیب جو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے جاتے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کو دن کے وقت ہی رخصت کر دیتے تھے رات کو ان کو خانقاہ میں نہ رکھتے تھے۔ آخر ان طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در دولت کی حاضری ترک کر دی۔ مولانا علی شاہ جاند ار فرماتے ہیں کہ میں نے ان طبیب سے کہا تم ایسا نہ کرو بلکہ ہر مہینہ میں ایک دفعہ حاضر ہو جایا کرو اور رات کو کسی اور کے گھر ٹھہر جایا کرو مگر طبیب کے بشرہ پر بے رضائی کے آثار نمایاں تھے۔ چند روز بعد ان کے پیر میں ورم آیا میں نے ان سے کہا کہ یہ مرشد کی خدمت میں حاضر نہ ہونے کے سبب سے ہے۔ انہوں نے کہا بے شک اور آپ جب مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوں تو یہ روپیہ نذر کر دینا اور میرے لئے دعا کروانا چنانچہ جب میں حاضر ہوا اور ان طبیب کا پیغام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ آرزو ہوئے مگر کچھ نہ فرمایا۔ پھر جب میں اپنے شہر واپس لوٹا تو معلوم ہوا ان طبیب کا انتقال ہو چکا ہے۔

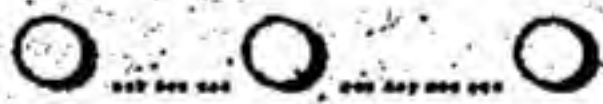


قصہ نمبر ۹۷

چالیس برسوں سے سیر ہو کر نہیں کھایا

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے ایک مرید افطار کے وقت حاضر تھے۔ ان کے دل میں خیال آیا کہ آپ رحمہ اللہ اپنا بچا ہوا پانی اگر مجھ کو عنایت فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ یہ آپ رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ آپ رحمہ اللہ اس کے دل کے خیال کو جان گئے اور اپنا بچا ہوا پانی اس کو عنایت کر دیا۔ مرید نے اسی وقت اپنے خطرہ سے توبہ کی۔ پھر جب اس کے بعد آپ رحمہ اللہ اپنی جائے نشست پر تشریف فرما ہوئے تو یارانِ خاص کے ساتھ اسے بھی طلب فرمایا اور فرمایا۔

”اللہ عزوجل کا ایک بندہ ہے جس نے چالیس برسوں سے نہ سیر ہو کر کھانا کھایا ہے نہ پلٹا پیا ہے۔“



قصہ نمبر ۹۸

درویش تو اچھا ہے مگر زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے قصبہ سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے واسطے سفر کیا۔ جب میں قصبہ بوندی میں پہنچا تو ایک بزرگ شیخ موہن نامی سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری طرف سے بھی انہیں سلام کہنا اور کہنا کہ ہر جمعہ کی شب کو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے خانہ کعبہ میں ملا کرتا ہوں چنانچہ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے شیخ موہن کا سلام بھی عرض کیا جسے سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

”درویش تو اچھا ہے مگر زبان پر قابو نہیں رکھ سکتا۔“



قصہ نمبر ۹۹

انبیاء کرام علیہم السلام کے پروردہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ دہلی تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کی اور دورانِ عیادت فرمایا اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو اختیار دیا ہے کہ وہ چاہیں تو موت اختیار کریں اور چاہیں تو زندگی اختیار کریں اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی انبیاء کرام علیہم السلام کے پروردہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی زندگی اختیار کریں اور مخلوق خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دیں تاکہ وہ لوگ جو درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکے وہ بھی کامل ہو جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے کئی مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں تم سے ملاقات کا اشتیاق ہے اور کیا تم یہ شوق نہیں رکھتے؟ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو وہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔



قصہ نمبر ۱۰۰

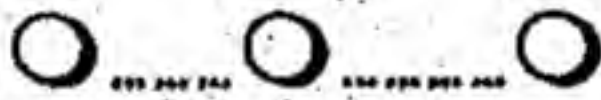
ہاتھ کفن سے باہر آ گیا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جس وقت لے جایا جا رہا تھا تو راستہ میں ایک قوال کچھ کلام پڑھ رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حال کا غلبہ ہوا اور جسم اقدس نے جنبش لی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کفن سے اپنا ہاتھ باہر نکال دیا۔ قطب العالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ جو جنازہ کے ساتھ تھے اور انہوں نے ہی نماز جنازہ پڑھائی تھی انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے قوال کو پڑھنے سے منع کیا چنانچہ جیسے ہی قوال خاموش ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ دوبارہ کفن میں چلا گیا اور جسم اقدس کی جنبش بھی ختم ہو گئی۔



کتابیات

- ۱۔ سیر الاولیاء از خواجہ سید محمد مبارک میر خور و دہلوی
- ۲۔ سیر الاقطاب از شیخ اللہ دیا چشتی
- ۳۔ فوائد الفوائد ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ
- ۴۔ تحقیقات چشتی از نور احمد چشتی
- ۵۔ سیرت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء از علامہ محمد جاوید
- ۶۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح از مسعود قادری
- ۷۔ رسول اللہ ﷺ کے سفیر از محمد حسن زاہد





اکبر پبلشرز

Ph: 042 - 37352022